Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
41

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالرامریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالرامریکن

28 رمضان 1428 ہجری 11 اخاء 1386 ہش 11 اکتوبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنابروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو شخص زندگی میں خدا تعالیٰ کی صفات کو مدّنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنّت میں داخل ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا۔ (سورۃ الکھف:۱۱۰)

ترجمہ: ’’کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں‘‘

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُO وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ (سورۃ لقمان:۲۷-۲۸)

ترجمہ: ’’اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ یقیناً اللہ ہی غنی (اور) صاحبِ تعریف ہے۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر سب قلمیں بن جائیں اور سمندر (روشنائی ہو جائے اور) اس کے علاوہ سات سمندر بھی اس کی مدد کریں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہونگے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔‘‘

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسم ذات ’’اللہ‘‘ کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو زندگی میں ان کو مدنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح گِنے: اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرنے والا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزّہ، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرنے والا، صورت گری کرنے والا، ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنے والا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنے والا، روزی رساں، مشکل گشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بالا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سُننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، باخبر، حلم والا، عظمت والا، خطاپوش، قدردان، بلند مرتبہ، بڑی شان والا، سب کا حافظ و ناصر، حساب کتاب لینے والا، جلالتِ شان والا، صاحب کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمت والا، بڑا محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحبِ قوّت، صاحبِ قدرت، مددگار، لائق حمد، شمار کنندہ، پہلی بار پیدا کرنیوالا، دوبارہ پیدا کرنیوالا، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندہ جاوید، قائم بالذات، بے نیاز، صاحبِ بزرگی، یکتا، یگانہ، مستغنی، قدرت والا، صاحبِ اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک متصرّف، بلند و بالا، نیکوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت و کرامت والا، انصاف کرنے والا، یکجا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع دینے والا، نور ہی نور، ہدایت دینے والا، نئی سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحبِ بقا، اصل مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما۔‘‘ (ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اسکو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔‘‘ (اربعین نمبر ا روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۴-۳۴۵)

’’اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک مُلک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضُعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی اَن ہونی نہیں اور تمام رُوح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور اُن کی طاقتیں اُس کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راست بازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سُنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اُس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اُس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔‘‘

(رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲-۱۳)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اب ہم مغفرت کے عشرے میں سے گزر رہے ہیں اور چند دن بعد آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے جو جہنم سے نجات دلانے والا ہے

یہ چند دن ہمیں اب اس طرف توجہ دلانے والے ہیں کہ اس مہینے کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں اور اپنے رب کا قرب اور اس کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کی کوشش کریں

(...........خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یوکے...........)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ کی تلاوت کی پھر فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ہم رمضان المبارک سے گزر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں کو سدھارنے کے لئے اپنی رضا کے حصول کی کوشش کے لئے ہماری بخشش کے سامان مہیا فرمانے کیلئے ہماری دُعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص طور پر ہمیں عطا فرمایا ہے۔

آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آیت قرآن کریم کی ان آیات کے بیچ میں رکھی گئی ہے جس میں رمضان کی فرضیت اور دوسرے احکام ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مہینہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول، گناہوں کی بخشش اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔

حضور نے رمضان المبارک کی برکات کے متعلق دو احادیث پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ گناہوں کی بخشش کے خاص نظارے ہمیں اس لئے نظر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے روز دلوں کے مجاہدے کے ساتھ خاص توجہ سے خالص اس کا ہوتے ہوئے اپنے حضور جھکنے والوں کو ایک مقام دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے تلاش کرنے اور دعا کرنے والوں کو جواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے گو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ان کی دعاؤں کو سنتا ہے جو خالص ہو کر اس کو پکارتے ہیں لیکن رمضان میں خاص ماحول بن جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے بندوں کی پکار سن رہا ہوتا ہے۔ حضور انور نے رمضان کی برکات کے متعلق ایک اور حدیث پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اب ہم مغفرت کے عشرے میں سے گزر رہے ہیں اور چند دن بعد آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے جو جہنم سے نجات دلانے والا ہے اس میں وہ رات بھی ہے جو دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے پس یہ چند دن ہمیں اب اس طرف توجہ دلانے والے ہیں کہ اس مہینے کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں اور اپنے رب کا قرب اور اس کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کی کوشش کریں اپنے آپ کو دنیا داری کی جہنم سے نکالنے کی کوشش کریں اور آخرت کی جہنم سے بھی بچانے کی کوشش کریں اپنے اس تمام قدرتوں والے خدا کی تلاش کی کوشش کریں جو اپنے بندے کی پکار پر کہتا ہے انّی قریب۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض شرائط رکھی ہیں ان کو پورا کرنے سے اس کی رحمت و مغفرت حاصل ہوگی اور ہر قسم کی جہنم سے اپنے آپ کو دور کرنے والے ہوں گے اور اپنی دُعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھیں گے۔

آیت کریمہ کے متعلق حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ دُعاؤں کی قبولیت کا ماحول بھی میسر آگیا ہے اور بعض شرائط میں جن کو پورا کرتے ہوئے اللہ کو پاؤ گے۔ ان شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اس یقین پر قائم ہو کہ خدا ہے اور اس کی ذات پر پختہ یقین ہو اور یہ کہ اس کی صفات پر کامل یقین ہو اور ہر چیز اس سے فیض پا رہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس پر ایمان کامل ہو اور یہ یقین ہو کہ اس نے ہی دُعائیں قبول کرنی ہیں اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اس کے لئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اس بات پر کامل ایمان ہو کہ وہ دُعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے تیسری بات یہ کہ یہ ایمان ہو کہ گو تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں لیکن قبولیت دعا اسی کی ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لانے والا ہوگا اور جب آنحضرت صلعم پر کامل ایمان ہوگا تو خدا تک رسائی ہوگی باقی مذاہب ہیں تو بھولی بسری یادیں بن چکی ہیں اب صحیح راستہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بتا سکتے ہیں۔

چوتھی بات یہ کہ سوال خدا کی رضا کے حصول اور خدا کے پانے کے لئے ہو اور خدا فرماتا ہے کہ بندہ جب مجھے پانے کا سوال کرے گا تو مجھے قریب پائے گا۔ فرمایا گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی دُعا بھی خدا کا عبد بنانے کے لئے اور قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کے لئے ایک اہم بات طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنا ہے۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ قبولیت دُعا کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ضروری ہے۔ دنیا کی لہو و لعب چھوڑنا ہوگی۔ ہمارے عہدوں اور شرائط بیعت میں بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حکم ہے۔ فرمایا ہر احمدی کو پہلے یہ خیال رہے کہ میں وہ مسلمان ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھی مانا ہوا ہے اس لئے میری یہ کوشش ہے کہ میرے سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جس سے دین کی عزت پر کوئی حرف آتا ہو مجھے اپنی اور اپنے خاندان سے زیادہ اللہ کے دین کی عزت پیاری ہے دین کی عزت کی خاطر دنیوی نقصان بھی اٹھانا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا۔ ہر احمدی یہ عہد کرے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دُعاؤں کو سنوں گا اور قبولیت کے نظارے دکھاؤں گا۔ ساتویں بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں عمل اور ایمانی حالت بڑھانے کے لئے دُعاؤں میں لگے رہو اور مستقل مزاجی سے یہ عادت جاری رہنی چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ یعنی چاہئے کہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں اس بات کو حاصل کرنے کے لئے اپنی ایمانی اور عملی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے اور ایمانی حالت کو بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب پانے کے لئے بھی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔

فرمایا: مومن کا قدم آگے بڑھتا ہے اور ایمان میں آگے بڑھنے کے درجے ہیں اور دُعاؤں کی قبولیت کے لئے ان درجوں میں بڑھنے کی کوشش پر دوام ہونا چاہئے جتنے درجے بڑھیں گے اتنا خدا کا قرب حاصل ہوگا اور اتنی جلدی بندے کی پکار کا جواب ملے گا۔

فرمایا: آٹھویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قانون قدرت بنایا ہوا ہے اس کے اندر رہ کر کی جانے والی دعا سنی جائے گی اور اس کے باہر والی دعا نہیں سنی جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون کے خلاف کی جانے والی دُعاؤں کو نہیں سنتا۔

فرمایا: اس طریق پر دعائیں کرنی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر لے جانے والی اور اللہ کے قرب دلانے والی ہوں۔ فرمایا نوویں بات دُعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ صرف تکلیف کے وقت دعائیں نہ مانگی جائیں بلکہ عملاً اچھے حالات میں بھی خدا کو یاد رکھنا چاہئے صرف رمضان میں ہی نیک اعمال کی طرف توجہ پیدا نہ ہو بلکہ عام دنوں میں بھی نیکیوں کی طرف توجہ ہو پھر رمضان میں کی گئی دُعائیں پہلے سے بڑھ کر قبولیت دُعا کا درجہ پانے والی ہونگی۔

فرمایا پھر دسویں بات یہ ہے کہ صبر سے کام لینا چاہئے۔ مستقل مزاجی اور صبر بھی دعا کے لئے اہم شرط ہے اور یہی الٰہی جماعتوں کا وطیرہ رہا ہے فرمایا پاکستان میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جہاں احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہیں ان کو کوئی فکر نہیں کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ کا دامن ہمیشہ پکڑے رہنا چاہئے انشاء اللہ، اللہ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی اور ظلمت کے تمام بادل چھٹ جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ کی رحمت کے نظارے دیکھیں گے اس رمضان سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ اللہ کے در پر پڑ جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہمارے قریب تر آیا ہوا ہے۔ یہ ابتلاؤں کی گرمی اور رمضان کی گرمی یقیناً ہماری دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دینے والی ہے پس ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا: دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایک بات یہ ہے کہ دُعاؤں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تضرع اور زاری کی جائے اور ایسی دُعائیں اللہ کے فضل کو کھینچ لاتی ہیں اور پھر قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانتے ہوئے اس پر ایمان کامل کرتے ہوئے جو دُعائیں کی جائیں گی وہ اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں گی اور ہم ترقی کرتے کرتے خدا کو دیکھنے والے بن جائیں گے پس رمضان میں ہمیں یہ معیار حاصل کرنے چاہئیں۔ ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے روزوں کی معراج بن جائیں اور روزے نمازوں کی معراج بن جائیں اور رمضان جو تپش ہمارے اندر پیدا کرتا ہے زیادہ سے زیادہ ان روزوں اور عبادتوں سے فیض اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر پہلے سے بڑھ کر عمل کرنے والے بنیں اور اپنے مقصد پیدائش کو سمجھتے ہوئے اس کی عبادت اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بنیں۔ تبھی ہم حقیقی ہدایت یافتہ کہلائیں گے تبھی خدا تعالیٰ ہماری دُعاؤں کا جواب دے گا۔ رمضان میں ان ہر دو حقوق کی ادائیگی کے لئے ایک جوش پیدا کریں اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے دو ڈاکٹر شہداء کا ذکر فرمایا جن کو گذشتہ دنوں کراچی پاکستان میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء کے مطابق شروع کیا تھا تاکہ آپؑ کے ماننے والے ایک خاص ماحول میں چند دن گزار کر علمی اور روحانی ترقی کی طرف لے جانے والے خطابات سن کر اپنی دینی، علمی اور روحانی حالت کو سنوارنے والے بنیں۔ پس یہ دن انتہائی برکت کے دن ہیں۔

موسم ایک احمدی کے جوش ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ موسم کی شدتیں ہمارے ایمانوں کی گرمی میں کبھی روک پیدا نہیں کرسکیں اور نہ انشاء اللہ کریں گی۔

مختلف ممالک میں باوجود بارش اور موسم کی خرابی کے احمدیوں کی جلسہ میں پُروقار شمولیت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ کے تعلق میں مہمانوں اور میزبانوں کے حقوق و فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں بیش قیمت نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 رجولائی 2007ء بمطابق 27 ر وفا 1386 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ موسم کی وجہ سے انتظامیہ بھی فکرمند ہے کیونکہ موسم تمام ملک میں خراب ہی ہے اور بعض لوگ بھی شاید اس خوف سے کہ بے آرامی نہ اٹھانی پڑے یا بچوں کے ساتھ دِقّت نہ پیش آئے یا پیچھے اپنے گھروں کا خوف رکھتے ہوئے، ہچکچائیں۔ تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور دونوں طرف کے لوگوں کی پریشانیاں دور فرمائے، انتظامیہ کی پریشانیاں بھی دور فرمائے اور جو مہمان آ رہے ہیں ان کی بھی پریشانیاں دور فرمائے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء کے مطابق شروع کیا تھا تاکہ آپؑ کے ماننے والے ایک خاص ماحول میں چند دن گزار کر علمی اور روحانی ترقی کی طرف لے جانے والے خطابات سن کر اپنی دینی، علمی اور روحانی حالت کو سنوارنے والے بنیں۔ پس یہ دن انتہائی برکت کے دن ہیں اور جب ہم خالصتاً اللہ تعالیٰ کے مسیح کے جاری کردہ روحانی پروگرام میں شمولیت کے ارادے سے یہاں آئیں گے تو یقیناً ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی طرف بھی مائل ہوں گے اور ان دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل ہو جائے گی کہ اے میرے قادر مطلق خدا! اے زمین و آسمان کے مالک خدا! ہم تیرے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مجلس میں آئے ہیں جہاں تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے نام کی سربلندی کے لئے منصوبے بنائے جاتے ہیں، تلقین کی جاتی ہے۔ اس لئے اس موسم کو بھی جو تیرے ہی تابع ہے ہمارے پروگراموں میں کسی بھی قسم کی روک ڈالنے سے روکے رکھ۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ موسم کے بداثرات سے بچاتے ہوئے ہمیں اپنے پروگراموں کے احسن طور پر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے گا اور موسم ہمارے پروگراموں میں کسی بھی روک کا باعث نہیں بنے گا انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

مجھے یاد ہے ربوہ میں جب جلسے ہوا کرتے تھے تو سردیوں میں دسمبر کے مہینے میں جلسہ ہوتا تھا اور بعض دفعہ بارش بھی ہو جایا کرتی تھی اور جلسہ گاہ بھی کھلے آسمان تلے تھی۔ نیچے بھی کچھ نہیں، کچی زمین یا پرالی بچھی ہوتی تھی اور کھلا آسمان (یہاں تو پھر گھاس ہے، کچھ حد تک کیچڑ بھی کم ہے اور آپ کے اوپر مارکی بھی لگی ہوئی ہے) اس کے باوجود لوگ بیٹھ کر جلسے کے پروگرام بڑے اطمینان سے سنتے تھے، ان کے ایمانوں کی گرمی میں کبھی موسم حائل نہیں ہوا، کبھی موسم کی شدت حائل نہیں ہوئی۔

قادیان میں شدید سردی میں ہندوستان کے ایسے علاقوں سے بھی لوگ آتے ہیں جہاں سردی نہیں پڑتی، درمیانہ موسم رہتا ہے اور ان کو سردی کی عادت ہی نہیں اور اس وجہ سے ان کے پاس گرم کپڑے بھی نہیں ہوتے، لیکن سخت ٹھر میں بھی ہم نے دیکھا کہ وہ آرام سے بیٹھے جلسہ سنتے ہیں اور بڑے شوق سے جلسے کے لئے آتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کا دورہ فرمایا تھا تو جماعت سے خطاب کے دوران شدید بارش شروع ہو گئی۔ کھلا میدان تھا، اوپر کوئی مارکی نہیں تھی، کوئی اوپر سایہ نہیں تھا۔ اتنی شدید بارش تھی کہ باوجود چھوٹی سی چھتری کے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اوپر رکھی ہوئی تھی، آپؒ بھی بھیگ گئے تھے۔ چھتری بھی کوئی کام نہیں کر رہی تھی اور لوگ بھی بارش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خاموشی سے کھڑے رہے اور کم از کم بیس پچیس منٹ یا آدھا گھنٹہ شدید بارش میں بھیگتے رہے لیکن مجال ہے کہ کوئی اِدھر سے اُدھر ہوا ہو بلکہ جہاں کھڑے تھے وہاں اتنا پانی کھڑا ہو گیا کہ ان کے پاؤں بھی ٹخنوں سے اوپر پانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ بوٹ، جرابیں، کپڑے سب بھیگے ہوئے تھے۔

پھر دو سال پہلے جب مَیں نے تنزانیہ کا دورہ کیا ہے تو لجنہ کے خطاب کے دوران شدید بارش ہوگئی۔ وہاں مارکیاں بھی اتنی مضبوط نہیں ہوتیں اور نیچے پولز (Pols) کی سپورٹ بھی اتنی زیادہ نہیں تھی۔ بارش اتنی شدید تھی کہ مارکی کی چھت جو کہ پوری طرح تکون نہیں تھی اس کے تکون نہ ہونے کی وجہ سے پانی کا صحیح طرح نکاس نہیں ہو رہا تھا اور پانی اوپر جمع ہونا شروع ہو گیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ مارکی پانی کے وزن سے پھٹ گئی اور پانی ایک شدید شراٹے سے نیچے آیا لیکن عورتیں اور بچے خاموشی سے بیٹھے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں صبر نہیں ہوتا، اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ افریقہ کے دور دراز ملک کے لوگ جن میں نو مبائعین بھی تھے جو پہلی دفعہ جلسہ سننے کے لئے آئے تھے خاموشی سے بیٹھے رہے۔ مجال ہے جو کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کیا ہو۔ کسی قسم کی گھبراہٹ کے بغیر انہوں نے ساری تقریر سنی اور مجھے احساس نہیں ہوا کہ اتنی شدت سے پانی ان کے اوپر آ رہا ہے۔ جب بھی پانی آتا تھا ایک طرف ہو جاتی تھیں۔ کچھ بھیگ بھی گئیں اور اس کے پھٹنے کے بعد بھی جیسا کہ مَیں نے کہا مسلسل بارش ہوتی رہی اور مختلف جگہوں سے مارکی پھٹتی رہی اور پانی ان کے اوپر گرتا رہا اور تھوڑا بہت بھی نہیں بلکہ شراٹے سے نیچے گرتا رہا لیکن عورتین اور بچے خاموشی سے بیٹھے رہے۔

تو موسم ایک احمدی کے جوش ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈالتا، چاہے وہ افریقہ کا رہنے والا ہو یا ایشیا کا رہنے والا ہو یا یورپ کا رہنے والا ہو۔ یہاں مجھے کسی نے کہا کہ شاید باہر سے آئے ہوئے لوگ تو آجائیں لیکن یہاں کے پرانے مقامی لوگ موسم کی شدت کی وجہ سے شاید خوفزدہ ہوں اور نہ آئیں۔ لیکن اللہ کے فضل سے اس وقت بھی پنڈال (مارکی) میں کافی لوگ بیٹھے ہیں اور ٹریفک کی وجہ سے باہر پھنسے ہوئے بھی ہیں۔ تو اللہ کے فضل سے کافی تعداد میں لوگ آئے ہیں۔ اور موسم کی شدتیں ہمارے ایمانوں کی گرمی میں کبھی روک پیدا نہیں کر سکیں اور نہ انشاء اللہ کریں گی۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی ہے کہ بارش ہوتی رہے اور ہم اس موسم میں جلسہ سنیں تو جلسے کا انتظام درہم برہم نہیں ہوگا اور آپ سب لوگ اس سے مکمل تعاون کریں گے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کچھ لوگ آ بھی رہے ہیں اور کچھ لوگ راستے میں ہوں گے۔ مزید آنے کا پروگرام بھی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حاضری پر بھی زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔ تاہم یہ دعا ضرور مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بد اثرات سے ہم سب کو بچائے اور یہ بارش اور یہ موسم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لئے ہوئے نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ انشاء اللہ ایسے موسموں میں جب ہوا اور آندھی اور طوفان اور بارش کی شدت ہوتی تھی تو یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ خَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَافِیْھَا وَ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔ اے اللہ! مَیں اس بارش، ہوا، آندھی، طوفان کی تجھ سے ظاہری اور باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور مَیں اس کے ظاہری اور باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہوئے، اس کے سامنے جھکیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر حال میں ہمیں خیر پہنچے اور اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے۔

ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں، جیسا کہ مَیں نے کہا برطانیہ بارشوں اور طوفانوں کی زد میں ہے اور دنیا کے دوسرے ممالک بھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ان دنوں میں ایک جگہ جمع ہو کر دعاؤں کا یہ موقع دیا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے تو کوئی مشکل نہیں ہے کہ محکمہ موسمیات کی اس پیشگوئی کے باوجود کہ آئندہ دو تین دن میں بارشیں ہوتی رہیں گی، ہمیں ان بارشوں سے محفوظ رکھے اور ہمارا جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچے اور ہم جلسہ کی برکات سمیٹ کر بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے انعاموں کا وارث بناتا رہے۔

اس وقت جلسہ کے تعلق سے کچھ توجہ مہمانوں کو بھی دلانا چاہتا ہوں۔ کچھ باہر سے آنے والے اس جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہو رہے ہیں اور اکثریت گو کئی سالوں سے آنے والوں کی ہے لیکن اس اکثریت کو بھی بعض امور کی یاددہانی کی ضرور

)ت ہوتی ہے۔ اسی طرح چند باتوں کی طرف کارکنان کو بھی توجہ دلاؤں گا گو کہ پہلے بہت سی باتوں کی طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے مہمانوں اور میزبانوں کو ایک حدیث میں اس طرح توجہ دلائی ہے کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ اس کی خصوصی مہمان نوازی ایک دن رات ہے۔ جبکہ عمومی مہمان نوازی تین دن تک ہے اور تین دن سے زائد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اتنا عرصہ مہمان نواز کے پاس ٹھہرا رہے کہ میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔

(ابو داؤد کتاب الاطعمة باب فی الضیافة، مسند احمد باب3 صفحہ37)

ایک مومن کے لئے مہمان کی مہمان نوازی بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کی ایک شرط ہے اور فرمایا کہ مہمان کی تکریم کرے۔ تکریم کیا ہے؟ یعنی خوش دلی سے اس کی مہمان نوازی کرے، کھلے ہاتھوں سے اس کا استقبال کرے، گھر میں لائے، اس کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے اس کے جذبات کو تکلیف پہنچے۔ اس کی عزت افزائی کرے اور نہ صرف منہ سے بلکہ اپنے ہر عمل سے بھی مہمان سے انتہائی خلوص کا سلوک کرے اور اس کو کسی بھی عمل سے یہ اشارہ تک نہ ہو کہ اس کا آنا میزبان کے لئے مشکل کا باعث بن گیا ہے۔ اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین رنگ میں اس کی رہائش اور خوراک کا انتظام کرے اور یہ سب کچھ ایک مومن اپنے مہمان کے لئے اس لئے کر رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے اور ہر ایک کے اپنے اپنے وسائل اور بعض مجبوریاں ہوتی ہیں اس لئے فرمایا کہ ایک دن تو تکلیف برداشت کر کے بھی تکریم کرنا پڑے تو کرو اور خاص تکلّف کرو، یہی تکریم ہے۔ اس کے بعد پھر عمومی مہمان نوازی ہے اور مہمان کو یہ نصیحت فرمائی کہ تم بھی حقیقت کو سامنے رکھو اور اپنے میزبان پر زیادہ بوجھ نہ بنو۔ اور اس کو یہ بتانے کے لئے کہ تمہارا اپنے میزبان پر زیادہ بوجھ ڈالنا اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک پسندیدہ فعل نہیں ہے، فرمایا تین دن سے زیادہ کی مہمان نوازی پھر صدقہ بن جاتا ہے اور صدقہ تو صرف انتہائی غریب اور ضرورت مند کو دیا جاتا ہے۔ پس یہ ایسا سمویا ہوا حکم ہے جو مہمان اور میزبان دونوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ان کے حقوق و فرائض کیا کیا ہیں اور اس کو بلاوجہ کے تکلفات سے بھی بچاتا ہے۔ اسی طرح میزبان کو بھی جیسا کہ مَیں نے کہا توجہ دلاتا ہے اور مہمان کو بھی تا کہ دونوں کے تعلقات محبت اور پیار قائم رہیں۔ تو جب تک میزبان کا خیال کرتے ہوئے مہمان اس پر ناجائز بوجھ نہیں ڈالے گا اس وقت تک محبت و پیار کا تعلق قائم رہے گا۔ تو یہ مہمان کو کہا ہے اگر تم ناجائز بوجھ ڈال رہے ہو اور لمبی مہمان نوازی چل رہی ہے تو پھر یہ مہمان نوازی نہیں بلکہ پھر یہ صدقہ بن جاتا ہے اور صدقہ بھی زبردستی کا جو تم اس سے لے رہے ہو۔

پس ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ دونوں فریق اپنے حق کو پہچان کر ادا کریں۔ یہاں جلسے پر دوسرے ممالک سے لوگ آتے ہیں۔ فاصلے اور جہازوں کی سیٹوں کی بکنگ کی وجہ سے زیادہ ٹھہرنا پڑتا ہے، مجبوری ہے۔ اس لئے جماعتی نظام بھی پندرہ دن کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ پس تمام مہمان جو خالصتاً اس مقصد کے لئے آئے ہیں کہ جلسہ سے استفادہ کریں اور دعاؤں کے وارث بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں، اس بات کا خیال رکھیں کہ بجائے اس کے کہ جماعتی نظام یا ان کے دوست احباب ایسا اظہار کریں جس سے اکرام ضیف پر زد پڑتی ہو تو خود ہی اپنے پروگرام ایسے رکھیں کہ پندرہ دن میں یا جو بھی انہوں نے پہلے آ کر اپنے میزبان کو وقت بتایا ہے واپسی ہو جائے۔

پاکستان سے آنے والوں کی بھی اکثریت تو مجھے ملی ہے جو جلدی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور خالصتاً جلسے کی نیت سے آئے ہیں لیکن بعض یہاں رہ کر اپنے کام بھی کرتے رہتے ہیں اور جماعت پر بوجھ بھی ڈالتے ہیں۔ اسی طرح چند ایک ایسے بھی ہیں جو اسائلم کی نیت سے آتے ہیں۔ گزشتہ سال بھی اسی طرح کچھ لوگ آئے تھے تو ہمیشہ میں واضح کرتا ہوں، اب بھی واضح کر دوں کہ جلسہ پر آنے والے چاہے وہ ہندوستان سے آئے ہیں یا

بنگلہ دیش سے آئے ہیں یا پاکستان سے آئے ہیں یا کسی بھی ملک سے آئے ہیں ان کو برٹش ایمبیسی نے ویزا اس لئے دیا ہے کہ انہوں نے جلسہ میں شامل ہونا ہے۔ پس یہ اعتماد جو ایمبیسیز جماعت کے ممبران پر کرتی ہیں، انہیں ٹھیس نہ پہنچائیں اس سے جماعت کی بھی بدنامی ہوتی ہے اور آئندہ سال کے لئے جو لوگ جلسہ پر آنا چاہتے ہیں انہیں بھی اس وجہ سے کہ تمہارے کچھ لوگ جلسہ کے نام پر گئے تھے اور واپس نہیں آئے، ویزا دینے سے انکار ہو جاتا ہے۔ اس بارے میں ایک اور بات یاد رکھیں کہ چند لوگوں نے یورپ کے دوسرے ممالک میں جا کر اسائلم کیا تھا، اس کی بھی اجازت نہیں ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسہ پر آنے کی نیت کو نیک رکھیں اور جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کے بعد جتنی جلدی واپسی ہو سکتی ہے کریں۔

پھر ایک بات جس کی طرف مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس میں سے باہر سے آنے والے ملکوں کے مہمان بھی ہیں ان کو توجہ دلانی ہے اور یہاں اس ملک کے رہنے والے جو اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان کو بھی توجہ دلانی ہے کہ یہ جلسہ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص دینی مقاصد کے حصول کے لئے رکھی ہے، اس میں ہر جگہ اور ہر موقع پر اسلامی اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ پس مجھے آپ ہر چیز کے بارے میں بتادیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ اس پر مَیں نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس پر عمل کرنے لگوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا کہ سلام کو رواج دو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کیا کرو اور اس وقت نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں تو پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی ابواب صفة القیمة)

ایک دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے اس میں ہے کہ جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔

تو یہ ہیں اسلامی اخلاق، کہ سلام کو رواج دو کیونکہ جب سلام پہنچا رہے ہوگے تو امن و سلامتی کا پیغام ایک دوسرے کو دے رہے ہوگے اور دل سے نکلے ہوئے اس پیغام سے دلوں کی نفرتیں اور کدورتیں بھی دور ہوتی ہیں۔ بعض عزیزوں، رشتہ داروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی ختم ہو جاتا ہے۔ سلام کرنا تو دُور کی بات ہے ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجو۔ پس ان دنوں میں اس ماحول سے فائدہ اٹھائیں۔ جن میں آپس میں رنجشیں ہیں وہ اس خود ساختہ دیوار کو گرائیں ان رنجشوں کو ختم کریں اور بڑھ کر ایک دوسرے کو سلام کریں تا کہ جس روحانی ماحول سے فیض اٹھانے کے لئے آئے ہیں اس کی حقیقی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ نئے شامل ہونے والے اور پرانے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ لیں گے اور اس طرح رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوگا۔ اگر پرانے رشتوں اور تعلقات میں ہی دراڑیں پڑ رہی ہوں گی تو نئے رشتے بھی پھر مضبوطی والے نہیں ہوں گے۔ ان کا اثر پھر نئے رشتوں پر بھی پڑ رہا ہوگا۔ پس ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جہاں نئے تعارف حاصل کر کے محبت میں بڑھ رہے ہوں وہاں اس روحانی ماحول کی برکت سے اپنے ٹوٹے ہوئے رشتے بھی جوڑیں اور سلامتی پھیلائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ ایک دوسرے کو سلام کرنے کے نظارے اس کے علاوہ بھی عمومی طور پر نظر آنے چاہئیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ سلام کو رواج دو، چاہے ایک دوسرے کو جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کریں اور یہی چیز تودّد و تعارف کا باعث بنے گی، ایک دوسرے سے محبت بڑھے گی۔ اس سلام کرنے میں ڈیوٹی والے بھی شامل ہیں اور دوسرے شاملین کے لئے بھی، ان کو بھی حکم ہے کہ ہر ایک کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہئے تا کہ یہ سلامتی کی فضا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی بنے۔ کھانا کھلاؤ، ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کرو۔ یہ بھی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ پھر فرمایا صلہ رحمی کرو۔ اپنے رشتوں کا احترام کرو اور پھر فرمایا فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازوں کی طرف بھی توجہ دو۔ ان دنوں تو یہاں اجتماعی انتظام کے تحت رہنے والی اکثریت تو نفلوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد جو گھروں میں رہتی ہے جو یہاں قیام گاہوں میں نہیں رہ رہی ان تین دنوں میں اپنی فرض نمازوں کا بھی اہتمام کریں اور نفلوں کا بھی اہتمام کریں۔ بجائے اس کے کہ دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ رات گئے تک باتیں کرتے رہیں اور مجلسیں جماتے رہیں اور وقت پر نہ سوئیں۔ جس سے صبح اٹھنا مشکل ہو جائے۔ وقت پر سوئیں اور نوافل بھی پڑھیں تا کہ اس جلسہ کے روحانی ماحول سے حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول اس بات کی ضمانت فرماتے ہیں کہ یہ باتیں پھر تمہیں جنت میں لے جانے والی ہوں گی۔

سلام کو رواج دینے کے سلسلے میں صحابہ کا طریق بھی بتادوں۔ روایت میں ہے کہ ایک دن ایک صحابی اپنے ایک دوسرے صحابی دوست کے گھر گئے سلام کیا اور کہا کہ آؤ بازار چلیں۔ وہ ان کے ساتھ ہو لئے کچھ دیر بازار میں پھر پھرا کر واپس آ گئے اور کوئی چیز نہیں خریدی۔ چند دنوں کے بعد پھر یہ پہلے صحابی دوبارہ اپنے دوست کے پاس گئے کہ آؤ بازار چلیں۔ تو پہلے صحابی نے پوچھا کہ چند دن پہلے بھی آپ گئے تھے اور پھر پھرا کر واپس آ گئے تھے اور بازار میں کچھ خریدا تو تھا نہیں تو آج بھی اگر اسی طرح کرنا ہے تو آپ کو بازار جانے کی ضرورت کیا ہے۔ کہنے لگے کہ مَیں تو بازار اس لئے جاتا ہوں کہ لوگ ملتے ہیں وہ ہمیں سلام کہتے ہیں ہم انہیں سلام کہتے ہیں اور اس طرح ہم ایک دوسرے کو سلامتی کی دعاؤں سے نوازتے ہیں اور آپس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

صحابہ تو اس طرح سلام کو رواج دیا کرتے تھے اور مختلف طریقے سوچتے تھے۔ تو یہ ایک دوسرے کو دعائیں دینا اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا بھی عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنتا ہے جس کے لئے مومن کو توجہ کرنی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ ماحول آپ کے لئے مہیا فرمایا ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلا دوں۔ سب جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ بارش کی وجہ سے بعض انتظامی دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور بارش کے حوالے سے سب سے زیادہ کاروں کی پارکنگ کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے جلسہ کی انتظامیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ یہاں سے دو تین میل کے فاصلے پر ایک پکی بہت بڑی پارکنگ کرائے پر لی ہے۔ آپ میں سے اکثر دیکھ کر بھی آ رہے ہوں گے۔ تو وہاں سے منی بسز کے ذریعہ سے یہاں لانے اور لے جانے کا انتظام بھی ہے۔ اس لئے اس بارہ میں تمام شامل ہونے والے انتظامیہ سے مکمل اور بھرپور تعاون کریں اور اس بات پر ضد نہ کریں کہ ہم نے حدیقۃ المہدی کی پارکنگ میں ہی کار پارک کرنی ہے۔ سوائے اس کے کہ انتظامیہ خود آپ کو اجازت دے۔ انہوں نے اب کچھ حد تک اجازت دینی شروع کی ہے۔ زمین بارش کی وجہ سے کافی نرم ہے اس لئے انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں اور اسی طرح پارکنگ کی جگہ سے منی بسز سے جو لانے لے جانے کا انتظام ہے وہاں بھی صبر اور حوصلے سے اپنی باری کا انتظار کریں۔ ایک ڈسپلن کے ذریعہ سے آئیں اور جائیں۔ گزشتہ سال جماعت کے ڈسپلن سے یہاں کی پولیس اور لوگ بہت متاثر ہوئے تھے۔ اس تاثر کو کسی بھی صورت میں زائل نہ ہونے دیں بلکہ پہلے سے زیادہ پابندی کرتے ہوئے ثابت کریں کہ ہم ہر قسم کے حالات میں ڈسپلن کا اور تنظیم کا مظاہرہ کرنے والے لوگ ہیں۔

ایک اور اہم بات سیکیورٹی کے حوالے سے ہے۔ سب شامل ہونے والوں سے مَیں کہنا چاہتا ہوں اور تمام شعبہ جات کے کارکنان سے بھی اور جلسہ میں شامل ہونے والوں سے بھی کہ اپنے اردگرد ماحول پر نظر رکھیں۔ دنیا کے حالات اِس قسم کے ہیں کہ کسی بھی قسم کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس ضمن میں، مَیں خواتین سے کہنا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ چیکنگ سے وہ بُرا مان جاتی ہیں، اس لئے مکمل تعاون کریں۔ اگر آپ کو کوئی چیک کرلے تو اس میں کوئی بے عزتی کی بات نہیں ہے۔ مَیں نے سنا ہے کہ بعض شکوہ کرتے ہیں کہ ہم فلاں عہدیدار کی عزیز یا خود عہدیدار ہیں اور اس کے باوجود انہیں چیک کیا گیا۔ ہر عہدیدار یا کسی عزیز کو ہر ڈیوٹی والا تو جانتا نہیں ہے۔ بعض دفعہ عورتوں کو بیگوں کی وجہ سے زیادہ چیک کرنا پڑتا ہے یہ مجبوری ہے۔ مَیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر مردوں کو بھی چیک کیا جائے تو انہیں برا نہیں منانا چاہئے۔

مجھے یاد ہے کہ ربوہ میں مسجد اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین پر چیکنگ ہوتی ہے اور کئی دفعہ مجھے بھی چیک کیا گیا، مَیں نے تو کبھی برا نہیں منایا بلکہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے امیر مقامی بنایا تو تب بھی ایک دفعہ مجھے چیک کیا گیا۔ تو چیکنگ میں کبھی برا نہیں منانا چاہئے۔ آپ کا مکمل تعارف ہر خادم کو نہیں ہوتا جیسا کہ مَیں نے آپ کو کہا۔ تو اس لئے اس نظام سے بھی مکمل طور پر تعاون کریں اور یہ اعتراض پیدا نہ ہو کہ مجھے کیوں چیک کیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ایک واقعہ ہے کہ قادیان میں جب احرار کا خطرہ تھا اور خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار یا دوسری قبروں کی وہ لوگ بے حرمتی نہ کریں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بہشتی مقبرہ میں خدام کا پہرہ لگوایا اور کوڈ نمبر دیئے کہ جو بھی ہو اگر کوئی کوڈ نمبر کے بغیر اندر آنے کی کوشش کرے اس کو اندر نہیں آنے دینا تو ایک دفعہ چیک کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خود چھپ کر گئے۔ غالباً رات کا وقت تھا۔ خدام نے روکا۔ آپ نے اپنا نام بتایا۔ خدام نے کہا نہیں اس طرح اجازت نہیں مل سکتی جب تک آپ اپنا کوڈ نمبر نہیں بتائیں گے اور اس بات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ یہ خدام ہیں جنہوں نے اپنی صحیح ڈیوٹی دی ہے۔ تو یہ جو انتظام ہے یہ ہمارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کی برا منانے والی بات نہیں ہے۔ لیکن ڈیوٹی والی خواتین ہیں یا مرد ہیں ان کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اپنے رویوں سے کسی بھی قسم کا ایسا اظہار نہیں کرنا چاہئے جس سے سختی، کرختگی یا کسی بھی طرح کا یہ احساس ہو کہ آپ دوسرے سے عزت سے پیش نہیں آتے۔ بعض بلاوجہ کی سختی کرتے ہیں، گزشتہ سال بھی شکایات آتی رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو بابرکت فرمائے اور ہر ایک کو ہر لحاظ سے اُپنی حفاظت میں رکھے اور کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنے اور جیسا کہ مَیں نے کہا عمومی طور پر سب شامل ہونے والوں اور ڈیوٹی والوں کو اپنے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ یہ سیکیورٹی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جب ہر ایک چوکس ہوگا تو شرارت کرنے والوں کو آسانی سے شرارت کو موقع نہیں ملتا۔ لیکن اس

بارے میں ایک بات یاد رکھیں کہ اگر کوئی مشکوک مرد یا عورت کو دیکھیں تو اس پر نظر رکھیں اور حفاظت کے شعبہ کو اطلاع کریں۔ خود براہ راست اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں اور سیکیورٹی والوں کے آنے تک اس پر نظر رکھیں۔ ہر ایک خود بھی اس بات کی پابندی کرے کہ اپنے شناختی کارڈ ہمراہ رکھیں بلکہ سامنے رکھیں اور کارکنان کی طرف سے شناختی کارڈ دکھانے کا جب بھی مطالبہ ہو تو فوراً ان کو دکھادیں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ گزشتہ سال تمام فکروں کے باوجود اس علاقے کے لوگ ہمارے ڈسپلن اور تنظیم سے بہت متاثر ہوئے تھے اس سال بھی خاص طور پر اس کا خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی توفیق دے۔ ان دنوں میں اپنے لئے اور اپنے گھروں میں پیچھے چھوڑے گھر والوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ آنحضرت ﷺ سفر پر جاتے ہوئے جو دعائیں کرتے تھے ان میں سے ایک اس طرح سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن ساجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تھے تو سفر کی مشقتوں اور غمگین ہو کر واپس لوٹنے، کام سنورنے کے بعد اس کے بگڑنے اور مظلوم کی بددعا اور اہل وعیال اور اموال میں برا منظر دیکھنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نہ سفر کی صعوبتیں ان کو نقصان پہنچائیں، نہ موسم کی شدت انہیں کوئی نقصان پہنچائے اور خیریت سے گھروں کو جائیں۔

جلسہ پر شامل ہونے والوں کو دعائیں دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس جلسے پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر قدم کا ثواب ان کو عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’بالآخر مَیں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اے رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔

☾☾☾☾☾☾☾☾☾☾☾☾☾☾

اذکروا موتٰکم بالخیر:

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کا ذکر خیر

احباب جماعت کو یہ افسوسناک خبر مل چکی ہوگی کہ خاکسار کے والد محترم خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ (خاکسار کی والدہ) سعیدہ شمس صاحبہ قریباً ۹۴ سال کی عمر میں امریکہ میں ۵ رستمبر ۲۰۰۷ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا...... اسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

ہماری والدہ محترمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خواجہ عبید اللہ صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس ڈی او کی صاحبزادی تھیں۔ بہت صابر و شاکر اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ جماعت کی خاطر بہت قربانیاں کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ گذشتہ کئی سالوں سے اپنے دو چھوٹے بیٹوں عزیزم بشیر الدین شمس اور عزیزم ریاض الدین شمس کے پاس Hattiesburg میں مقیم تھیں اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔

تدفین کے بارہ میں یہی فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ آپ کے سبھی بچے بچیاں بیرون پاکستان مقیم ہیں اس لئے شکاگو کے قبرستان میں جہاں جماعت نے جگہ حاصل کی ہوئی ہے اور ہمارے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب بھی دفن ہیں، کی جائے۔ میّت کو Hattiesburg سے روانہ کرنے سے قبل مبلغ مکرم ظفر اللہ ہنجرا صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب نے شرکت کی۔

۷ رستمبر کو میت کو بذریعہ ہوائی جہاز شکاگو لایا گیا جہاں ۸ رستمبر کو چیپل ہل گارڈن قبرستان میں جماعت کے قطعہ مقبرۃ الامان میں موصیان کے قطعہ میں تدفین سے قبل میرے بھائی مبلغ سلسلہ عزیزم منیر الدین شمس، (ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن) نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ تدفین میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔ اس موقعہ پر بعض غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہماری والدہ محترمہ کی نماز جنازہ غائب مسجد فضل لندن میں ۹ ستمبر بروز اتوار محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی نماز جنازہ کے ساتھ پڑھائی۔

تدفین سے قبل اور بعد میں بھی شکاگو اور دیگر جگہوں سے بہت سے احباب تعزیت کے لئے ہمارے گھروں پر تشریف لاتے رہے اور بذریعہ فون بھی تعزیت اور افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ ہم سب ان کے ممنون ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ۵ بھائی اور ۲ بہنیں ہیں۔ ہمارے سب سے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب ۱۹۹۱ء میں وفات پاگئے تھے اور شکاگو کے اسی مذکورہ بالا قبرستان میں مدفون ہیں۔ ہماری بڑی ہمشیرہ جمیلہ شمس ملک کینیڈا میں اپنے بیٹے محمود احمد ملک صاحب کے پاس مقیم ہیں جبکہ خاکسار شکاگو کے قریب South Barrington میں، منیر الدین شمس صاحب (ایڈیشنل وکیل التصنیف) انگلستان میں، بشیر الدین شمس صاحب و ریاض الدین شمس صاحب Hattiesburg امریکہ میں اور ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ عقیلہ نوید شمس ورجینا، امریکہ میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری والدہ محترمہ نے ایک طویل عمر پائی اور آپ کے پوتے، پوتیوں، نواسے، نواسیوں کی تعداد ۲۷ ہے جبکہ پڑپوتوں اور پڑنواسے نواسیوں کی تعداد ۳۱ ہے۔

آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو اور لواحقین کو صبر عظیم کی توفیق عطا فرماتے ہوئے ہمیں ان کی نیکیوں اور خوبیوں کا حقیقی وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(فلاح الدین شمس از شکاگو)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

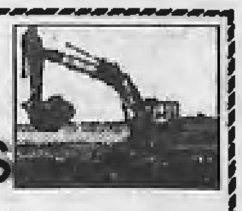
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel. 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۴۱ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

۸۰ ممالک سے ۲۵ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

خطبہ جمعہ کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات

دینی ،علمی، تربیتی و روحانی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ ملکی وغیر ملکی غیر مسلم مہمانوں کے خطابات اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت اور امن پسندی کو خراج تحسین

(..........رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ۔ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یو کے..........)

الحمدللہ! جماعت احمدیہ برطانیہ کا 41واں جلسہ سالانہ مورخہ 27/جولائی بروز جمعۃ المبارک تا29/جولائی 2007ء بروز اتوار اپنی شاندار دینی و روحانی روایات کے مطابق منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پاکستان سے ہجرت اور برطانیہ میں قیام کی برکت سے یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہجرت کے بعد ابتدائی 20 سال تک جلسہ سالانہ کا انعقاد اسلام آباد ٹلفورڈ میں ہوتا رہا۔ چند سالوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اسلام آباد کی جگہ بہت ناکافی ہوگئی تھی چنانچہ 2005ء کا جلسہ رشمور ایرینا (Rushmoor Arena) آلڈرشاٹ میں منعقد ہوا۔ امسال حدیقۃ المہدی میں دوسرا جلسہ سالانہ تھا۔ حدیقۃ المہدی آلٹن (Alton) کے قریب نہایت خوبصورت وسیع وعریض اور سرسبز وشاداب نئی جلسہ گاہ ہے جو جماعت احمدیہ کو خریدنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ گاہ 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام حدیقۃ المہدی (مہدی کا باغ) عطا فرمایا تھا۔ یہاں کئی ہزار کاروں کی پارکنگ کے لئے بھی وسیع وعریض جگہ موجود ہے۔

امسال مردوں کی جلسہ گاہ گزشتہ سال کے برابر تھی جبکہ زنانہ جلسہ گاہ میں پانچ میٹر کا اضافہ کیا گیا تھا۔ دفاتر کے لئے سہولتوں کا سامان موجود تھا۔ اجتماعی وسیع قیامگاہوں، طعامگاہوں، بچوں کے لئے Creche یعنی نرسری کی سہولتوں، طبی امداد، بکسٹالز، نمائش، بازار اور کھانا کھلانے کے لئے جنرل اور VIP سروس کے لئے الگ الگ متنوع سہولتوں کے لئے وسیع وعریض رقبہ مختص کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور دونوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم امیر صاحب یو کے جو افسر رابطہ بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے لے کر متعلقہ افسران کو پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ اس منظوری کے ساتھ ہی دونوں افسران اپنے اپنے شعبوں کے ناظمین کی منظوری حضور انور سے حاصل کرتے ہیں اور نئے سال کے لئے ہر ناظم اپنی سکیم تیار کرتے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں کی طرح امسال بھی افسر جلسہ سالانہ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد تھے۔

ایک تیسرا اور اہم شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے افسر مکرم مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو کے تھے۔ اس شعبہ کا کام عمومی حفاظت اور نظم وضبط کے قیام کے لئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہوتا ہے۔

ان تینوں افسران کے تحت کم و بیش 114 نظامتیں اپنے اپنے ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین کے ساتھ خدمت دین کے عظیم جذبہ کے ساتھ متحرک ہوتی ہیں اور جلسہ شروع ہونے سے قبل متعلقہ افسران صیغہ ان کی میٹنگ منعقد کر کے ہدایات دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدر مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ نے بھی اپنی ناظمات کے ساتھ دن رات خدمت دین کی توفیق پائی۔ خواتین اور بچوں کے لئے متنوع انتظامات کی بھاری ذمہ داری ان پر تھی۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

یہ ایک عظیم الشان الٰہی نشان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پاکستان سے ہجرت کے بعد 1984ء میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسلام آباد ٹلفورڈ کی شکل میں 25 ایکڑ کا رقبہ خریدنے کی توفیق دی جہاں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے منعقد ہوتے رہے۔ اس کے بعد 2005ء میں آلٹن (ہیمپشائر) میں 208 ایکڑ کا وسیع وعریض رقبہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جو خلافت خامسہ کے بابرکت دور کا تحفہ ہے۔ یہ وسعتیں اور غیر معمولی اضافے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور عقلمندوں کے لئے نشان ہے کہ جو مسیح و مہدی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ ہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سب ترقیات اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ سب برکتیں نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور آج وہی لوگ دین و دنیا میں ترقی و خوشحالی پائیں گے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کئے گئے نظام خلافت سے وابستہ ہوں گے۔

اس سال کا جلسہ کئی امتیازی خصوصیات کا حامل تھا۔ جلسہ کے دنوں سے پہلے غیر معمولی بارشیں شروع ہوگئیں اور یہ سلسلہ جلسہ کے دنوں میں بھی جاری رہا۔ اس کے نتیجہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں خاص طور پر کار پارکنگ کا مسئلہ پیدا ہوا۔ زمین میں پانی جمع ہوجانے کی وجہ سے نہ تو ضرورت کے مطابق کار پارکنگ کی جگہ مل سکی اور جو کاریں پارک کی گئیں وہ دلدل میں دھنس گئیں اور ان کو نکالنے کے لئے بھی بہت سی زائد محنت و مشقت کرنی پڑی۔ انتظامیہ نے حضور انور کی رہنمائی میں جس حد تک ممکن تھا مہمانوں کے لئے متبادل انتظامات کئے لیکن یوں لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ جماعت کو آئندہ سال کے خلافت جوبلی کے غیر معمولی جلسہ کے لئے تیار کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان مشکلات کی وجہ سے کچھ زائد فوائد بھی ہوئے۔ اول یہ کہ غیر مسلم مہمانوں کو معلوم ہوا کہ مشکل حالات میں بھی احمدی جماعت بڑے حوصلے اور صبر اور تنظیم کے ساتھ کام کرنے والی جماعت ہے۔ دوم حدیقۃ المہدی میں کار پارکنگ کی دقت کی وجہ سے اردگرد بہت سے علاقوں میں احباب جماعت نے کاریں پارک کیں اور اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں نے پوچھا کہ کونسا غیر معمولی اجتماع ہے جس کی وجہ سے اتنے لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ اس طرح جماعت کا تعارف سارے علاقہ میں بغیر کسی خرچ کے پھیل گیا۔ سوم حدیقۃ المہدی کی دلدل والی زمین میں چلنے کے لئے بہت سے احباب جماعت نے بیت الفتوح اور مسجد فضل کے اردگرد کی دکانوں سے ربڑ والے خاص بوٹ (Wellington Boot) خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب دکانوں سے یہ بوٹ ختم ہوگئے۔ ان بوٹوں کی مانگ کی کثرت کی وجہ سے دکاندار گاہکوں سے پوچھتے کہ ان بوٹوں کی اتنی مانگ کیوں ہے۔ احمدی گاہکوں نے جلسہ سالانہ کی تفصیل بتائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی احمدی دوستوں نے بتایا کہ جب وہ کسی دوکان پر جا کر پوچھتے کہ کیا آپ کے پاس ولنگٹن بوٹ ہیں تو وہ کہتے کہ آپ "احمدی" ہیں۔ تو اس طرح سارے علاقہ میں لفظ "احمدی" متعارف ہوگیا۔ پس اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے خواہ انسان اسے سمجھ سکے یا نہ سمجھ سکے۔ اور یہ جلسہ سالانہ تو عظیم جلسہ ہے جس کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے اپنے الہام سے رکھی تھی۔ پس اس کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی خیر و برکت اور حکمت ہے۔

امسال جلسہ سالانہ میں جن 80 ممالک سے احباب جماعت تشریف لائے ان میں البانیہ، آسٹریلیا، آسٹریا، بحرین، بنگلہ دیش، بلجیم، بینن، برازیل، بورکینافاسو، کمبوڈیا، کینیڈا، کانگو، سائپرس، چیک ریپبلک، مصر، گنی، فجی، فن لینڈ، فرانس، فرنچ گیانا، گیمبیا، جرمنی، غانا، جبرالٹر، گواڈالوپ، گنی بساؤ، ہیٹی، ہالینڈ، ہانگ کانگ، انڈیا، انڈونیشیا، ایران، آئر لینڈ، اسرائیل، اٹلی، آئیوری کوسٹ، جاپان، جارڈن، قازقستان، کینیا، کویت، کرغستان، لائبیریا، لکسمبرگ، ملائشیا، مارٹینک، ماریشس، مراکش، نیوزی لینڈ، نائیجیریا، ناروے، پاکستان، فلسطین، پرتگال، رومانیہ، روس، ساؤٹومے، سعودی عرب، سینیگال، سیرالیون، سنگاپور، جنوبی افریقہ، سپین، سری لنکا، سوری نام، سوازی لینڈ، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، شام، تنزانیہ، تاتارستان، ٹوگو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، ترکی، ترکمانستان، متحدہ عرب امارات، امریکہ، یوگنڈا، یوکرین اور زمبابوے شامل ہیں۔

اس قدر ممالک کے لوگوں کے ایک جگہ جمع ہونے کے لئے ایک طرف قرآنی پیشگوئی "وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر:8)" کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کو جمع کر دیا جائے گا پوری ہو رہی تھی۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پورا ہو رہا تھا۔

امسال ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ دنیا کے ایک

سو ممالک کے جھنڈے جلسہ گاہ میں لگائے گئے تھے اور اس کے ساتھ لوائے احمدیت بھی لہرا رہا تھا۔ یہ 100 ممالک ان 189 ممالک میں سے ہیں جہاں خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔

امسال جلسہ سالانہ پر 80 ممالک سے 25,128 احباب و خواتین تشریف لائے جن میں سے 4815 جرمنی سے، 2193 پاکستان سے اور باقی احباب دیگر ممالک سے تشریف لائے اور سب شرکاء نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خداتعالیٰ کے قرب اور رضا کی منزلوں کو طے کیا اور اپنے خالق و مالک کے ذکر سے اپنے دل و دماغ اور روح کو معطر کیا جو ان کے لئے، ان کے اہل و عیال کے لئے اور تمام ماحول کے لئے محبت الٰہی کی خوشبو پھیلانے کا موجب ہوگا۔

خطبہ جمعہ: جلسہ سالانہ کے باقاعدہ آغاز سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/جولائی 2007ء کو حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے کارکنان کی ذمہ داریوں اور جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی مہمان نوازی کے متعلق سنت و احادیث سے واقعات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ (اس خطبہ کا مکمل متن اخبار بدر کے اسی شمارہ میں شائع کیا گیا ہے)

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کا باقاعدہ آغاز لوائے احمدیت اور برطانیہ کا قومی جھنڈا لہرانے سے ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم امیر صاحب یوکے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری پر احباب جماعت نے پرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز 4:45 پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب پانچ بجے شروع ہوا۔ (اس خطاب کا خلاصہ بدر کے شمارہ مورخہ ۹/اگست ۲۰۰۷ء کے صفحہ ۷ پر شائع ہو چکا ہے) چھ بجے شام حضور انور کے خطاب کا اختتام ہوا اور جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی کارروائی بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ پوری ہوئی۔

دوسرا دن 28/جولائی 2007ء بروز ہفتہ

دوسرا اجلاس: اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے کی۔ وقت مقررہ پر ٹھیک دس بجے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا'' خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالاول صاحب مبلغ انچارج بنگلہ دیش نے ''بنگلہ دیش میں احمدیت کی ترقی اور خدمات'' کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے مختلف مخلص احمدیوں اور ان کی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ اور جس طرح بنگلہ دیش کے احمدی معاندین احمدیت کی طرف سے سخت اذیتوں اور تکلیفوں کے باوجود اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہیں اور عظیم الشان قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور تبلیغ بھی جاری ہے اس کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ جب بھی جماعت کی مخالفت میں شدت آتی ہے اس دور میں خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کی رفتار اور بھی تیز ہو جاتی ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن کی تھی جس کا عنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق باللہ'' تھا''۔ یہ تقریر انگریزی زبان میں تھی۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں سے تعلق باللہ کے نہایت روح پرور واقعات بیان کئے اور ان کے حوالہ سے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی خبرگیری کی اور آپ کو اور آپ کی جماعت کو مخالفین کے شر سے بچایا۔ اس کے بعد موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے متعلق چند واقعات بیان کئے جن سے حضور علیہ السلام کے تعلق باللہ کا پتہ چلتا تھا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے ''اقامۃ الصلوٰۃ'' کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ قرآن حکیم میں خداتعالیٰ کا پہلا حکم بھی عبادت یعنی اقامۃ الصلوٰۃ ہے۔ آپ نے اقامۃ الصلوٰۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضرت کی سیرت طیبہ سے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی اور صحابہ کی زندگیوں سے قیام نماز کے دلنشیں واقعات بیان کئے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی تقریر کے بعد مکرم نصیر طاہر صاحب آف ہالینڈ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے سنایا۔

ٹھیک سوا بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ قرۃ العین صاحبہ نے کی اور نظم مکرمہ شوکت زکریا صاحبہ نے پڑھی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تعلیمی میدان میں اعزاز پانے والی آٹھ طالبات میں انعامات تقسیم کئے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طالبات کو میڈل پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ تقسیم کرنے کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور نے لجنہ سے خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے پر براہ راست مردانہ جلسہ گاہ اور ساری دنیا میں دکھایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی خواتین کی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے پُر معارف خطاب فرمایا۔ (اس خطاب کا خلاصہ بدر کے شمارہ مورخہ ۹/اگست ۲۰۰۷ء کے صفحہ ۸ پر شائع ہو چکا ہے)

تیسرا اجلاس: بعد دوپہر حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے قبل تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد ملکی و غیر ملکی معزز مہمانوں نے خطاب کیا اور جماعت کے ساتھ اپنے تعلق کے حوالے سے جماعت کی دینی اور انسانی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان معزز مہمانوں میں درج ذیل شامل ہیں:

میئر آف Waverley، میئر آف مرٹن کونسل، زنکاری مشن کے سریندر پال، میئر آف وانڈز ورتھ، کیمونٹی ریلیشنز آفیسر ہونسلو اور پروفیسر الزبتھ صاحبہ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تمام معزز خواتین مہمانوں نے اسلامی طریق کے مطابق اپنے سروں کو ڈھانکا ہوا تھا جو بہت قابل تعریف ہے۔

4:20 منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کی موجودگی میں ایسٹ ہیمپشائر کونسل کی کونسلر، ہائی کمشنر آف سری لنکا، وزیر اراضیات حکومت یوگنڈا، برطانوی ہاؤس آف لارڈز کے لارڈ ایوبری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

لارڈ ایوبری نے السلام علیکم سے خطاب کا آغاز کیا اور دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا کہ انہیں ایک بار پھر جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے پہلے یوگنڈا کے ایک معزز وزیر کی زبانی یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی انسانی خدمات کا ذکر سن کر مجھے خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ جیسی بے لوث خدمت انسانیت کرنے والی جماعت احمدیہ کو دنیا کے کئی ممالک میں ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح برطانیہ میں رہ کر اپنے فرائض منصبی احسن رنگ میں ادا کر رہے ہیں اور ہم اخلاقی طور پر جماعت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ لارڈ ایوبری کے خطاب کے بعد جلسہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ہانی طاہر صاحب آف فلسطین نے کی اور اس اُردو کا ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد رانا محمود الحسن صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے کہ تو نے کام سب میرے سنوارے'' خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی آیت 19 وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النحل:19) کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو احاطہ میں نہیں لا سکو گے۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس ولولہ انگیز خطاب میں دوران سال جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال الٰہی کے نظاروں اور تائید الٰہی کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور مختلف شعبہ جات میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات کا جائزہ پیش فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضلوں کو جاری رکھے اور حضرت اقدس مسیح موعود کو دی گئی خوشخبریاں ہمیں پوری ہوتی ہوئی دکھاتا چلا جائے۔ (اس خطاب کا خلاصہ بدر کے شمارہ مورخہ ۹/اگست ۲۰۰۷ء کے صفحہ نمبر ۱ کی زینت ہے) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد دوسرے

❁ ...... آج احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے ہم ان کو بڑی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

❁ ...... 1984ء سے اب تک ہجرت کے 23 سالوں میں 98 نئے ممالک میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

❁ ...... عالمی بیعت کی مبارک تقریب میں 106 ممالک کی 356 قوموں کے 2 لاکھ 61 ہزار 969 افراد شامل ہوئے۔

دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

تیسرا دن 29رجولائی 2007ء بروز اتوار

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری دن کا پہلا اجلاس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت ٹھیک دس بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری نواب احمد صاحب آف قادیان نے کی اور مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

پیش کیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب مبلغ انچارج آئر لینڈ کی تھی جو انگریزی زبان میں تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''آنحضرت ﷺ کی آخری زمانہ کے بارہ میں پیشگوئیاں''۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئیاں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی آنحضور ﷺ کے خدا کے سچا نبی ہونے کا ایک زندہ جاوید نشان ہیں۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں آئندہ زمانہ سے متعلق آنحضور ﷺ کی مختلف پیشگوئیاں مثالوں کے ساتھ بیان فرمائیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ''احمدیت کے حق میں نصرت الٰہی کے نظارے'' کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک بیج تھا جو بڑھتا گیا اور ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں 189 ممالک میں پھیل چکی ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ مخالفین نے اس پودے کو اکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ ان کی نسلیں ختم ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ہمیشہ پورا ہوا۔ آپ نے مختلف مخالفین کی زندگی سے مثالیں دے کر بیان کیا کہ کس طرح مخالفین احمدیت خدائی وعدہ کے تحت ذلت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ پر پابندی لگائی گئی، لٹریچر پر پابندی لگائی گئی لیکن اللہ کی تقدیر دیکھیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کی تبلیغ پاکستان کے ہر گھر میں پہنچ گئی ہے اور یہی نظارہ ایم ٹی اے 3 العربیہ کے ذریعہ دیکھا جا رہا ہے۔ عرب لوگ احمدیت سے روشناس ہو رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جو الہام کیا تھا کہ ''مَیں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا'' پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

اس تقریر کے بعد افسر صاحب جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ''جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی'' ان 44 مرحومین کے ناموں کی فہرست پڑھ کر سنائی جو برطانیہ میں گزشتہ جلسہ کے بعد کے درمیانی عرصہ میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے ان سب کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست کی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی جو انگریزی زبان میں تھی اور اس کا عنوان تھا ''عالم اسلام کے مسائل کا حل''۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ آج کے دور میں امن و سلامتی پھیلانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی روایات اور مذہب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہ ایک کثیر الثقافتی معاشرہ ہے۔ امیر صاحب نے صحابہ رسول ﷺ کے مختلف واقعات پیش کر کے واضح کیا کہ آج کی دنیا کے مسائل کا حل صرف انصاف کے ساتھ معاشرتی ناانصافی کو دور کرنے میں مضمر ہے۔ امیر صاحب نے آخر پر فرمایا کہ مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل اتحاد (Unity) میں ہے اور بتایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ کی خلافت ہی ہے جو تمام رنگ ونسل کے فرق مٹا کر اتحاد کا منظر پیش کرتی ہے۔

عالمی بیعت کی تقریب: دس بج کر دس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور عالمی بیعت کی تقریب ہوئی۔ بیعت سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 106 ممالک کی 356 قوموں کے افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے جن کی تعداد دو لاکھ 61 ہزار 969 ہے۔ اس میں سے بعض یہاں موجود ہیں اور بعض اپنے اپنے ملک میں MTA کے ذریعہ بیعت میں شامل ہوں گے۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت میرے سامنے چند نو مبائعین تمام نو مبائعین کی نمائندگی میں موجود ہیں جو میرے ہاتھ پر براہ راست بیعت کریں گے باقی سب حاضر احباب ان سے منسلک ہو کر بیعت میں شامل ہو جائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں دہرائے جبکہ بارہ زبانوں کے مترجمین ان کو اپنی اپنی زبانوں میں دہراتے تھے۔ اور متعلقہ زبان کے لوگ ساتھ ساتھ وہی الفاظ دہراتے جاتے تھے۔ بیعت کے بعد حضور انور اور تمام حاضرین جلسہ نے سجدہ شکر ادا کیا اور پرسوز دعائیں کیں۔ اس طرح یہ ایمان افروز عالمی تقریب بیعت اختتام پذیر ہوئی۔ اور حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر حضور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

اختتامی اجلاس: اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے تین بجے دوپہر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بعض معزز مہمانوں نے خطابات کئے۔

مکرم مظفر چوہدری صاحب نے ایک معروف لیڈر بیرسٹر ظہور بٹ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ہونسلو کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے پولیس سپرنٹنڈنٹ نے خطاب کیا۔ برکینا فاسو کے نمائندہ اور کرغیزستان کے ایک پروفیسر، اسلام آباد سرے کے ایک کونسلر، ساؤتھ آل کے لبرل ڈیموکریٹ کے امیدوار اور دیگر معروف شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سرینام کے نائب صدر کا پیغام بھی پیش کیا گیا۔ سب مقررین نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کی تعریف کی۔

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کی موجودگی میں امریکن سفارت خانہ کے ایک نمائندہ، اسی طرح بشپ آپ بیسنگ سٹوک (Basingstoke) نے مختصر خطابات کئے اور پھر برطانیہ کے دوسری بڑی پارٹی کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر ڈیوڈ کیمرون کا پیغام مکرم امیر صاحب نے پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جلسہ کی کامیابی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا۔

آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور فلسطین کی جماعت کے ایک گروپ نے عربی قصیدہ پیش کیا جبکہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم و اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ: اس کے بعد تعلیمی ایوارڈز کی تقریب ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23 احمدی طلبہ کو ان کی اعلیٰ کارکردگی پر اپنے دست مبارک سے تعلیمی ایوارڈز دئے۔ جس میں حضور انور کا دستخط شدہ قرآن مجید کا نسخہ بھی شامل تھا۔ تعلیمی اعزازات کی تقسیم کے بعد حضور انور نے پُر معارف اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ (حضور انور کے اس اختتامی خطاب کا خلاصہ اخبار بدر کے شمارہ مورخہ ۹راگست کے صفحہ ۱۶ پر شائع ہو چکا ہے۔) اس کے بعد پُرسوز دعا کروائی اور اس جلسے کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد کافی دیر تک نعرہ ہائے تکبیر اور درود وسلام سے فضا گونجتی رہی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کل حاضری 25128 ہے۔ ایسی بارش اور خراب موسم میں اتنی حاضری غیر معمولی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی سے چار ہزار سے زائد اور پاکستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد دو ہزار ہے۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں پرجوش نعروں اور حمد وثنا اور درود وسلام پر مشتمل پاکیزہ نغمات کے ساتھ حضور کو الوداع کہا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ اپنی بے شمار برکات کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆☆☆☆☆

طلباء کے لئے مفید معلومات..........

چپ لیول انجینئرنگ میں بہترین مواقع

کمپیوٹر ہارڈ ویئر کے میدان میں روزگار کے مواقع گذشتہ کچھ سالوں سے لگاتار بڑھ رہے ہیں۔ اب کمپیوٹر کمپنیوں میں ہارڈ ویئر انجینئروں کو کمپیوٹر میں نقص پکڑنے، خراب کمپیوٹر کو درست کرنے یا نیا کمپیوٹر بنانے۔ اس کی مرمت۔ سروسنگ اور مناسب نگرانی کا کام دیا جاتا ہے ہارڈ ویئر انجینئرنگ کا ڈپلومہ کرنے کے بعد امریکہ، کینڈا برطانیہ وغیرہ ممالک میں اچھی تنخواہوں پر فائز ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے کہیں بھی داخلہ لینے سے قبل ایسا تعلیمی ادارہ اختیار کریں جو بازار کی ڈیمانڈ کو پورا کر سکے۔ اس میں ٹی ایف ٹی مانیٹر کی بہتر جانکاری اور نیٹ ورکنگ کا ایڈوانس کورس S.A.N کی نیٹ ورکنگ ان دنوں زوروں پر ہے۔ اگر آپ اس میدان میں کیریئر بنانا چاہتے ہیں تو مناسب تعلیمی ادارہ کا انتخاب کر کے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ایک ایسا ہی ادارہ ہے: **اے سیٹ**

یہاں S.N.A اور T.F.T کا جدید ترین کورس شروع کیا گیا ہے جس کی تعلیم ہندی اور انگلش دونوں ملی جلی زبانوں میں دی جاتی ہے۔ تاکہ طلباء کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ کورس 10% تھیوری اور 90% پریکٹیکل پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں اوسط درجے کا طالب علم بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اس کورس کے بعد طلباء کو پرسنل ڈیولپمنٹ کی سہولت بھی میسر ہے۔ ادارہ میں داخلہ کے لئے 1500 روپے ادا کرنے کے بعد کلاس شروع کی جا سکتی ہے۔ باقی فیس آسان قسطوں میں دینے کی سہولت بھی ہے۔ رہائش کی سہولت بھی بآسانی میسر ہے۔

کارپوریٹ آفس: اے سیٹ ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

A-set Training and Research Institute
783/161 D.B. Gupta Road, Karol Bagh, New Delhi
Ph: 011-23553551-59

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء

اسلام میں عورت کے حقوق

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرالہ حال ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

مردوں اور عورتوں کے حقوق کا نزاع ایک زمانہ سے چلا آرہا ہے اور خاص کر اِس زمانہ میں اس موضوع کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کمال اعتدال اور عدل و انصاف پر مبنی جو تعلیم پیش فرمائی تھی اُس کو بیان کرنے سے قبل جس خطرناک زمانہ میں آپ مبعوث ہوئے تھے اُس وقت عرب کی سرزمین میں عورتوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچنا ضروری ہے۔ اسلام سے قبل عورتوں کی حالت اتنی بھیانک اور دردناک تھی کہ زبان اس کے ذکر سے اور کان اُن خوفناک واقعات سننے سے لرزاں ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک بچی کا پیدا ہونا خاندان میں اور معاشرے میں عار اور نحوست سمجھا جاتا تھا۔ اس کا نقشہ قرآن مجید یوں کھینچتا ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُم بِالْاُنثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيْمٌ۔ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ۔(النحل : ۵۹)

یعنی اُن میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر مل جائے تو غم و غصہ کی وجہ سے اُس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور وہ نہایت رنجیدہ ہو جاتا اور جس بات کی اُسے خبر دی گئی اُس کی تکلیف کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا اور سوچتا کہ آیا وہ اُسے پیش آنے والی اس ذلت کے باوجود اُسے زندہ رہنے دیا جائے یا اُسے کہیں مٹی میں گاڑ دیا جائے۔

اس قسم کے کئی واقعات عرب میں رونما ہوئے تھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے اس مظلوم اور کمزور طبقہ نسواں کو اس ذلت کے مقام سے اُٹھا کر نہایت ارفع اور اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ اس کے نتیجہ میں عرب معاشرے میں ایک نہایت خوشگوار ماحول پیدا ہوا۔ ایک نئی سوسائٹی قائم ہوئی عورتیں مردوں کے برابر اپنے آپ کو سمجھنے لگیں۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیم میں عورتوں کے حقوق کے ساتھ اُن کے فرائض کی طرف بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ۔

(سورۃ بقرہ ۲۲۹)

یعنی جس طرح عورتوں کے کچھ حقوق مقرر ہیں اس طرح اُن کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں لیکن گھر کا اور معاشرے کا نظام قائم رکھنے کے لئے مردوں کو اُن پر ایک فوقیت حاصل ہے۔

احباب کرام! طبقہ نسواں کی تین حیثیتیں ہیں یعنی بیٹی، بیوی اور ماں ان تینوں حیثیتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم اتنی حسین اور بابرکت ہے کہ اس کا مقابلہ دنیا کا دیگر کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔

پہلی حیثیت ایک بیٹی کی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت رسول اکرم صلعم بیان فرماتے ہیں۔ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ۔

یعنی جس شخص نے اپنی دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک صحیح معنوں میں پرورش کی اور اُنہیں تعلیم و تربیت کے زیورات سے آراستہ کیا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ اِس طرح ہوگا۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی دو انگلیوں کو آپس میں ملا کر دکھایا۔

اگر بچیاں غیر تربیتی ماحول میں پرورش پائیں تو مستقبل میں وہی بچیاں قوم کے لئے ناسور بن جاتی ہیں۔ اسلام نے باپ کو بچوں کا محافظ اور نگران بنا کر ان کے حقوق کی حفاظت فرمائی۔

عورتوں کے لئے ایک بلند و بالا مقام بحیثیت ایک بیوی ہونے کا ہے۔ معاشرے کی بھلائی اور بہبودی میں اُس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جہاں تک بیوی کے حقوق کا تعلق ہے اِس بارے میں خدا تعالیٰ کی یہ حسین تعلیم ہے کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ کہ خاوندوں پر بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے بیویوں پر خاوندوں کے ہوتے ہیں اسلام سے قبل مرد اپنے حقوق عورتوں پر قائم کرتے تھے مگر عورتوں کے اپنے حقوق تسلیم نہیں کرتے تھے لیکن اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جس طرح اے مردو! تم خواہش رکھتے ہو کہ تمہاری بیویاں تمہارے حقوق ادا کیا کریں اسی طرح تم پر لازم ہے کہ تم بھی اُن کے حقوق جو تم پر عائد ہوتے ہیں ادا کیا کرو نہ صرف یہ بلکہ آنحضور صلعم نے اَلْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا فرما کر اپنے خاوند کے گھر کی نگرانی کی ذمہ داری بیوی پر ڈال کر اُس کے مقام کو بلند و بالا کر دیا۔

دیکھئے کس طرح عورت کو گھر کی ملکہ بنا کر اُسے اپنے گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنے والی اپنے بچوں کو سنبھالنے والی اور اپنے خاوند کے گھر اور خاندان کی ایک مکمل اور بااختیار نگران بنا دی گئی۔ اور ساتھ ہی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فرما کر مرد کو اِس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ گھر کے اخراجات اور باہر کی ذمہ داریاں بھی ادا کرتا رہے۔ اِس طرح خدا نے مرد کو اُس کی بیوی کا قوام یعنی محافظ و مددگار اور نگران مقرر کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے مردوں کو یہ حکم دیا کہ:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔

(سورۃ نساء آیت ۲۰)

یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم اُنہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو تو اُس میں خدا تعالیٰ بہت سا برتری کا سامان پیدا فرمائے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔(سورۃ الروم:۲۲)

اور اُس کے نشانات میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اُس نے تمہارے ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم اُن کی طرف مائل ہو کر تسکین حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان اُس نے محبت اور رحمت پیدا کر دی ہے۔ یعنی مردوں کو تسکین قلب دینے کی ذمہ داری عورتوں پر عائد ہوتی ہے۔ یعنی جب مرد دن بھر کسب معاش میں عرق ریزی کرنے کے بعد تھکا ماندہ شام کو گھر لوٹ آتا ہے تو اُسے سکون اور اطمنان قلب دینے کی ذمہ داری اُس کی بیوی پر عائد ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں گھر کو مسکن قرار دیا ہے یعنی فرماتا ہے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا (النحل : ۸۱) یعنی خدا تعالیٰ نے تمہارے گھروں کو سکون قلب کی جگہ بنایا ہے۔

اس طرح اِس آیت کریمہ میں میاں بیوی کے درمیان پہلے مؤدّۃ یعنی عشق و محبت کا اور اس کے بعد رحم و ہمدردی ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یعنی میاں بیوی شادی کے بعد کچھ عرصہ تک آپس میں معاشقہ کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن جوں جوں اُن دونوں کی عمریں بڑھتی ہیں اور بوڑھاپے کی طرف قدم بڑھاتے ہیں تو معاشقہ کی جگہ باہمی تراحم اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے کا سہارا بن جاتا ہے دیکھئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتنی پُر حکمت اور حسین تعلیم ہے۔

اسی طرح قرآن مجید نے خاوند اور بیوی کے درمیان جو تعلق ہونا چاہئے اس کا ذکر اِس پُر حکمت فقرے میں فرمایا کہ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ یعنی عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم مردان کے لئے لباس ہو۔ یعنی جس طرح لباس زینت سردی گرمی سے بچانے کا اور باہر کی گندگی اور غلاظت اور اسی طرح عیب اور ننگ سے حفاظت کا ذریعہ ہے اسی طرح مرد اور عورت کو ایک دوسرے کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہو کر خوشگوار زندگی گزارنی چاہئے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے شادی شدہ مرد کو محصن اور عورت کو محصنہ قرار دیا ہے۔ حصن کے معنے قلعے کے ہیں۔ اس طرح شادی کے بعد دونوں خاوند اور بیوی قلعہ میں محفوظ سمجھے جاتے ہیں اور شیطانی حملوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید فرماتا ہے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ

(سورۃ طلاق:۷)

اے مردو! تم جس طرح اپنی حیثیت کے مطابق زندگی گزارتے ہو اُسی حیثیت اور پوزیشن کے مطابق اپنی بیوی کو بھی سکون مہیا کرو۔ اور اُنہیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت رسول مقبول صلعم کا یہ فرمان ہے:

حضرت معاویہ بن صیدہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اُس پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے تو اُس کو بھی کھلا جب تو پہنے تو اُسے بھی پہنا۔ یعنی جس حیثیت کا کھانا تو کھاتا ہے اُسی حیثیت کا کھانا اُسے بھی کھلا اور جس حیثیت کا لباس تو پہنتا ہے اُسی حیثیت کا اُسے بھی پہنا۔ آگے فرمایا تو اپنے بیوی کے چہرے پر نہ مار۔ اور ہمہ وقت اُسے بُرا بھلا کہتے رہنے کی عادت ترک کر۔ دونوں کے درمیان ان بن ہونے کی صورت میں اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

احباب کرام! بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور اُن کے حقوق کی حفاظت کے بارے میں کتنی حسین اور بابرکت تعلیم اسلام پیش فرماتا ہے۔

ایک عورت کی تیسری حیثیت ماں کی ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات میں ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنے کی ضرورت پر بہت زور دیا گیا ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ۔(سورۃ لقمان :۱۵)

یعنی ہم نے انسان کو اُس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی ہے کہ اُس کی ماں اُسے کمزوری پر کمزوری میں اُٹھاتی پھری اور اُس کا دودھ چھڑانا دو سال میں مکمل ہوا۔

یعنی اُسے مسلسل دو سال اپنا خون دودھ میں تبدیل کر کے پلا کر اُس کی پرورش کرتی رہی۔ اُسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی ہے کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ بہر حال میری ہی طرف لوٹنا ہے۔

احباب کرام! ہماری ماؤں کا ہم پر اتنا بڑا احسان ہے کہ ہم کسی صورت میں اُس کا بدلہ چکا نہیں سکتے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آنحضور صلعم کی خدمت میں

ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی کمزور ماں کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر سات دفعہ حج کرائے ہیں۔ اب تو کچھ نہ کچھ حق الخدمت ادا ہو گیا ہوگا۔ اُس وقت اُس مجسّم رحمت صلعم نے جواب میں فرمایا: ابھی تو تم اتنا معاوضہ بھی نہیں دے سکے جتنا تمہاری ماں نے تمہیں گیلی طرف سے اُٹھا کر سوکھی طرف رکھا تھا۔

آنحضرت صلعم نے ماں کے مقام کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ۔ یعنی جنّت ماؤں کیقدموں کے نیچے ہے۔ یعنی ماؤں کی خدمت کے نتیجہ میں ہی جنّت حاصل ہو سکتی ہے۔

اس طرح اسلام نے طبقہ نسواں کے تینوں حصوں کو یعنی بیٹی بیوی اور ماں کو عظیم الشان مقام عطا فرما کر اُنہیں چار چاند لگائے اور اُن کے حقوق کی حفاظت فرمائی۔ اب مَیں اپنی تقریر کے اُس حصہ کو لیتا ہوں جس میں موجودہ دور میں عورتوں کی آزادی اور مساوات کے نام پر اُن کا جو استحصال کیا جا رہا ہے اور اُس کے بالمقابل اسلام نے عورتوں کو جو عزت دی ہے اور ان کی عفت و عصمت کی جو حفاظت فرمائی ہے اس کا ذکر کروں گا۔

احباب کرام! موجودہ ترقیاتی اور فیشن زدہ دور میں مغربی معاشرے سے متاثر ہونے کے نتیجہ میں مرد اور عورت کے غیر فطری اور غیر طبعی مساوات کے خوفناک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ کئی گھرانے اُجڑ رہے ہیں کئی لڑکوں اور لڑکیوں نے تباہی اور بربادی کی راہیں اختیار کی ہوئی ہیں۔ اس طرح مرد اور عورتیں دونوں اپنے قدرتی اقدار کو چھوڑ کر نام نہاد مساوات کے چکّر میں پڑے ہوئے ہیں۔ عورتیں اور بچیاں مردوں والی تعلیم اور پیشہ اختیار کر کے مردوں کے شانہ بشانہ اقتصادی آزادی حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگی ہوئی ہیں۔

جیسا کہ خاکسار نے قبل ازیں ذکر کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مرد کو عورتوں کے لئے قوام بنایا ہے اور بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ فرما کر مرد کو روزی کمانے والا اور عورت کے تمام معاملات کا نگران اور متکفل اور محافظ بنایا ہے۔ لیکن بعض ناگزیر اور مجبوری کی حالت میں عورتوں کو بھی کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:-

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔

(النساء : ۳۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر جو فضیلت بخشی ہے یعنی مردوں کو طبعی اور جسمانی طور پر جو فضیلت دی گئی ہے اس کی حرص نہ کیا کرو۔ مردوں کے لئے اُس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے اُس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور اللہ سے اُس کا فضل مانگو یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

بے شک قرآن مجید نے عورتوں کو اس کے خاوند کی مرضی اور اجازت سے بعض صورتوں میں کام کرنے کی اجازت دی تھی۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا دائرہ کا زیادہ تر اُس کا گھر ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے گھر کی چار دیواری کو وہ چھوڑ ہی نہیں سکتی وہ اپنے جائز کام کے لئے (پردے کی رعایت سے) باہر جانا چاہے تو جا سکتی ہے۔ لیکن مخلوط سوسائٹی میں گھومنا پھرنا ہر طرح چھوٹے موٹے کاموں اور پیشوں کے لئے مرد کے شانہ بشانہ کام کرنا گھر کی مالکن کی حیثیت سے جو گھریلو کام اُس کے ذمّہ ہیں اُن سے غفلت برتنا یا اُن کو نقصان پہنچانا اسلام جس مثالی عورت کا تصور پیش کرتا ہے اُس کے لئے مناسب نہیں۔ (تفسیر کبیر انگیزی ترجمہ)

عورتیں ضرور تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ لیکن وہ تعلیم اُن کے دائرہ عملی اور بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت اور اپنے خاوند کی دیکھ بھال کے مناسب حال ہونا چاہئے۔ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا ایک صالحہ مومن عورت کی شایان شان نہیں۔ غیر طبعی مساوات کے جو بدنتائج مغربی اقوام بھگت رہی ہیں اُن کی اندھی تقلید کرنے والے بھی اِن ہولناک اور شرمناک بد نتائج سے ہرگز بچ نہیں سکتے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جو حکم دیا کہ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ کہ اے آدم تو اپنے بیوی کے ساتھ جنّت نما گھر بنا کر بود و باش اختیار کر۔ اس کے نتیجہ میں تیرے ذریعہ ایک جنّت نظیر معاشرہ قائم ہو جاتا ہے۔ وہ گھر جو میاں بیوی میں باہمی رضامندی ہم آہنگی، اعتماد اور پیار و محبت کا گہوارہ ہوتا ہے وہی جنّت کا نمونہ ہوتا ہے۔

جیسا کہ ایک شاعر نے ایک حسین گھر کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

تمہاری صبح حسین ہو رُخِ سحر کی طرح
تمہاری رات منوّر ہو شبِ قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکوں ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

حضرت رسول مقبول صلعم عورتوں کی نزاکت اور اُن کی کمزوری کا بہت خیال فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضور صلعم اپنے زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے کہ اونٹ کا پیر پھسل گیا اور وہ دونوں اونٹ پر سے نیچے گر گئے۔ اُسی وقت چند صحابہ فوراً آنحضرت صلعم کی طرف لپکے تو آپ نے فرمایا کہ پہلے عورت کا خیال رکھو۔ گویا کہ Ladies First کا محاورہ سب سے پہلے آنحضور صلعم نے ہی ایجاد فرمایا تھا جسے بڑے فخر کے ساتھ مغربی دنیا اپنانے لگی ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ کچھ ازواج مطہرات آنحضور صلعم کے ساتھ کسی سفر میں ہمراہ تھیں ایک حبشی غلام انجیشہ اونٹوں کی دوڑ میں تیزی پیدا کرنے کے لئے حدی پڑھنے لگا۔ اُس وقت خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں امہات المومنین جو اونٹوں پر سوار تھیں گر نہ جائیں۔ اُس وقت آنحضور صلعم نے فرمایا: رُوَیْدَکَ سُوْقًا بِالْقَوَارِیْرِ۔

(مسلم کتاب الفضائل)

یعنی اے انجیشہ اونٹوں کو آہستہ چلاؤ۔ دیکھنا اُن اونٹوں کے اوپر شیشے اور آبگینے ہیں۔ کہیں گر کر ٹوٹ نہ جائیں۔ اِس طرح Glass with care کا محاورہ بھی ۱۴۰۰ سال قبل حضرت رسول اکرم صلعم نے ہی ایجاد فرمایا تھا۔

احباب کرام اِس موقعہ پر اسلامی پردے کی حقیقت کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

آجکل مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر ہمارے ملک میں بھی بے پردگی کے نہایت بھیانک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اخباری خبروں کے مطابق ایک ۸۴ سالہ بوڑھی عورت کی عزت لوٹی گئی تو دوسری طرف ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زبردستی بدفعلی کر کے اُس کو قتل کیا گیا۔ ہمارے ملک میں اِس حد تک بے حیائی اور جنسی بے راہ روی پہنچ چکی ہے۔ ایسے خطرناک حالت کا محرّک آج کے ٹیلیویژنوں میں دکھائی جانے والے نیم عریاں مناظر اور مختلف شرمناک سینما اور Serials ہیں۔ گویا کہ آج کل گھروں کے اندر دجّالیت دخل انداز ہو چکی ہے۔

آج عورت کی عزت و ناموس اور اُس کی عصمت اور عفت بازاروں میں نیلام کی جا رہی ہے۔ تاجر پیشہ لوگ اپنی تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے مختلف نیم عریاں اشتہاروں کے ذریعہ عورتوں کی عزت و پاکدامنی کو پامال کر رہے ہیں۔ آجکل کے نوجوان طبقہ کے سامنے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں یہاں کی ٹیلیویژن یا انٹرنیٹ یا اس کے قسم کے Electronic Medias ایک فرضی جنّت پیش کرتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ Aids جیسے خطرناک اور لاعلاج امراض کی شکل میں دنیا میں نمودار ہوتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلعم کی ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں:

''یعنی وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں ناز سے لچکتی چال چلتی ہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں اور اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح اُن کے سر ہوتے ہیں۔ (یہ عورتوں کے بالوں کے فیشن کی طرف اشارہ ہے) اُن میں سے کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہوگی۔ اور اُس کی خوشبو نہیں پائے گی جبکہ اُس کی خوشبو بہت دور کے فاصلہ سے بھی آسکتی ہے''۔

اس حدیث میں آج سے ۱۴۰۰ سال قبل آج کل کے Fashionable اور فاحشہ عورتوں اور ٹیلیویژن میں مختلف شرمناک مناظر پیش کرنے والی بے حیا عورتوں کا نقشہ اِس طرح کھینچا گیا ہے۔

درحقیقت اسلامی پردہ جس کے بارے میں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کی آزادی میں قدغن ڈالنے والا ہے اِس آزادی سے یہ غلامی ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سردست زمانہ کے حالات ایسے نہیں کہ پردے میں کوتاہی کی جائے۔ اور اگر ایسا کرو گے تو ایک زہرناک بیج قوم میں پھیلاؤ گے۔ یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردے کی رسم نہ ہوتی تو اِس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ کلجگ ہے اور زمیں پر بدی اور فحش و فجور اور شراب خوری کا زور ہے...... ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے۔ (لیکچر لاہور صفحہ ۳۷)

اسی طرح ایک اور مقام میں فرماتے ہیں:-

''یوروپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں یہی عورتوں کی آزادی، فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک میں اِس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا اُن کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اُس کی آزادی اور بے پردگی سے اُن کی عزت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لینگے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورتوں جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو اُن کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے...... موجودہ حالت میں اِس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا کہ بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے''۔

الختصر اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں دیگر مذاہب کی نسبت عورتوں کے درجہ کو بہت بلند کیا گیا ہے۔ اور طبقۂ نسواں کے حقوق کی اسلام نے نہ صرف حفاظت فرمائی بلکہ اُن کی عزّت و ناموس کی حفاظت کا مستقل انتظام فرمایا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اِس ضلالت کن اور خطرناک زمانہ میں حضرت رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس غرض و غایت کے لئے مبعوث فرمایا۔

آپؑ فرماتے ہیں:

اِس زمانہ کا حصن حصین (مضبوط قلعہ...... ناقل) میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں، قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر وہ شخص جو میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُس کو موت ہی موت درپیش ہے۔ (فتح اسلام روحانی خزائن جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

اور فرماتے ہیں:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

☆☆☆☆☆

ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ کھیڈڑ: مورخہ ۷ر تا ۱۳ر اگست کھیڈڑ میں ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوا ہر روز بعد نماز مغرب تلاوت، نظم کے بعد ایک تقریر مکرم منصور احمد صاحب ساجد فضائل و برکات قرآن مجید پر کرتے رہے۔ اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوتا رہا۔ آخری دن احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جماعت احمدیہ سمین (فتح آباد): مورخہ ۲۰ر تا ۲۶ر جون بعد نماز عصر تلاوت و نظم کے بعد معلم مکرم سہیل احمد صاحب نے نزول و آداب تلاوت قرآن مجید اور فضائل و برکات پر تقریر کی۔ ۲۰ افراد چھوٹے بڑے روزانہ شامل ہوتے رہے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوتا رہا۔

جماعت احمدیہ فرید پور: مورخہ ۲۸ر اگست ۲۰۰۷ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی معلم مکرم رشید احمد صاحب خان منعقد ہوا۔ تلاوت عزیزم منجیت خاں نے کی۔ عزیزم نصیب خان نے عہد اطفال دہرایا۔ بعد ازاں عزیزم عصمت خان نے نظم پڑھ کر سنائی معلم صاحب نے سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ پہلو بیان کئے۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار سرکل)

گینٹوک (سکم): مورخہ ۲۷ر جولائی سے جلسہ ہفتہ قرآن مجید جماعت احمدیہ گینٹوک میں منایا گیا۔ جلسہ کا کاروائی تلاوت قران کریم سے ہوئی۔ بعدہٗ ایک نظم پڑھی گئی۔ اُس کے بعد علی الترتیب مکرم غفور حسین صاحب، سراج احمد صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار سید فہیم احمد نے قرآن مجید کے بارے میں مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ جلسہ دُعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں جملہ احباب جماعت گینٹوک نے شرکت کی۔ (سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکم)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی کو زیر صدارت مکرم پرویز احمد خان صاحب مورخہ ۱۹ر اگست بروز اتوار بعد نماز عصر بمقام الحق بلڈنگ ''جلسہ یوم قرآن'' منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زاہد الرحمٰن خان صاحب نے باترجمہ پیش کی۔ بعدہٗ مکرم میر احمد فاروق صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ مکرم محمد عظیم خان صاحب ارشد جمیل صاحب نے قرآن مجید کی برکات اور فوائد پر تقریر کی۔ اُس کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی ضرورت اور برکات بیان کی۔ مکرم عبدالباسط صاحب نے ایک نظم پیش کی۔ آخر میں صدارتی خطاب ہوا۔ اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب وعشاء جمع ہونے کے بعد حاضرین کے لئے طعام کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو باعث برکت بنائے۔ آمین۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ ممبئی)

تقاریب آمین

مورخہ ۱۸ر اگست کو جماعت احمدیہ دہری ارلیوٹ میں جماعتی زیر انتظام اکیڈمی میں زون راجوری کی تقریب آمین کا پروگرام رکھا گیا تھا جس میں شرکت کے لئے مرکز سے مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی و خاکسار صغیر احمد طاہر پہنچے۔ پروگرام کے مطابق بعد نماز ظہر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں بفضلہٖ تعالیٰ ۷۵ طلباء وطالبات شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر زونل امیر، زونل ناظم انصاراللہ، راجوری زون کے مبلغین و معلمین کے علاوہ افراد جماعت نے شرکت کی۔

پروگرام کی تیاری و انتظامات کے لئے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ دہری ارلیوٹ وصدر صاحب چارکوٹ، محترم پرنسپل صاحب اکیڈمی مع اساتذہ، زونل عہدیداران و مبلغین و معلمین نے خصوصی تعاون دیا۔ اس تقریب میں غیر از جماعت بچے بچیاں بھی شامل ہوئے۔ تمام بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ نیز مورخہ ۲۰ر اگست کو راجوری میں دو وقف نو بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ (صغیر احمد طاہر قادیان)

تربیتی جلسے

سدرہ مائنز جھارکھنڈ: مورخہ ۹ر ستمبر ۲۰۰۷ء کو جماعت احمدیہ سدرہ مائنز میں محمود احمد خان صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم برہان احمد خان صاحب نے کی۔ نظم عزیزم شہزاد خان نے سنائی۔ پہلی تقریر محترم سیکرٹری مال صاحب نے کی۔ اُس کے بعد ایک نظم عزیزہ رضوانہ پروین نے پڑھی۔ اُس کے بعد خاکسار نے روزہ کی فضیلت بیان کی۔ ایک اور نظم کے بعد صدر اجلاس نے احباب جماعت کو اتفاق قائم رکھنے کے بارے میں سمجھایا۔ دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ (امام حسین احمد معلم وقف جدید بیرون)

محبوب نگر (آندھرا پردیش): مورخہ ۲۹ر جولائی ۲۰۰۷ء کو دوپہر بارہ بجے مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مجلس جڑ چرلہ کی نگرانی میں اطفال و خدام پر مشتمل ایک وفد جماعت احمدیہ جڑ چرلہ سے محبوب نگر پہنچا۔ جہاں بعد نماز ظہر وعصر زیر صدارت مکرم قاسم شریف صاحب صدر جماعت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مع ترجمہ مکرم سعادت احمد صاحب آف جڑ چرلہ نے کی اور نظم مکرم میر احمد اشتیاق صاحب نے سنائی بعدہٗ مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مجلس جڑ چرلہ، مکرم حبیب اللہ شریف صاحب آف محبوب نگر اور خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب آف محبوب نگر نے و سعادت احمد جڑ چرلہ نے نظم سنائی۔ بعدہٗ خصوصی مہمان مکرم ناصر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے تربیت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اور پھر تمام اطفال جڑ چرلہ و محبوب نگر نے تلاوت و نظم و تقاریر کیں۔ آخر میں صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ تمام حاضرین جلسہ کی جماعت محبوب نگر کی جانب سے تواضع کی گئی۔ مقامی لجنات و ناصرات نے اس جلسہ سے استفادہ کیا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مورخہ ۲۲ر اگست کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑ چرلہ مسجد ناصر میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مع ترجمہ مکرم محمود احمد خان صاحبؓ نے کی۔ پہلی تقریر مکرم میر احمد انس صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم سید سرفراز حسین صاحب سیکرٹری مال جڑ چرلہ نے کی۔ بعدہٗ نظم مکرم میر احمد اشتیاق صاحب نے سنائی۔ تیسری تقریر مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مجلس جڑ چرلہ نے کی۔ بعدہٗ عزیزم میر احمد اویس نے نظم سنائی۔ اور آخری تقریر خاکسار نے کی۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی اور حاضرین جلسہ کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ (عبدالمناف بنگالی خادم سلسلہ جڑ چرلہ)

اجتماع مجلس انصاراللہ سرکل آگرہ یو پی

مورخہ ۹ر ستمبر ۲۰۰۷ء کو سرکل آگرہ یو پی کا پہلا سالانہ اجتماع بمقام ساندھن منعقد ہوا جس میں مرکز سے بطور نمائندہ خاکسار، مکرم جمیل احمد صاحب ناصر مشیر قانونی اور عزیز عامر احمد طاہر بھی شریک اجتماع ہوئے۔ انصاراللہ کے اجتماع میں ۲۴ جماعتوں سے نمائندے شریک ہوئے اور علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

مورخہ ۹ر ستمبر کو مسجد احمدیہ ساندھن میں نماز تہجد سے پروگرام شروع ہوئے بعد نماز فجر خاکسار نے درس دیا اور ٹھیک آٹھ بجے چائے ناشتہ سے فارغ ہو کر ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز ظہر وعصر افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم جمیل احمد صاحب ناصر، مکرم گلاب شاہ صاحب معلم کی تلاوت سے شروع ہوا مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب نے نظم سنائی۔ عہد انصاراللہ محترم ماسٹر ریاض احمد صاحب ناظم اعلیٰ آگرہ سرکل نے دوہرایا۔ خاکسار نے سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پیغام جو اڑیسہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور نے بھجوایا تھا سنایا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ صدارتی تقریر اور دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ انصار کے علمی مقابلہ جات تقاریر نظم وتلاوت ہوئے۔

اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم مولوی شمشاد احمد ظفر صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار و ماسٹر ریاض احمد صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں پوزیشن پانے والے انصار کو انعامات کے ساتھ ساتھ سندات بھی دی گئیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس اجتماع میں نومبائعین نے بھی علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بڑے شوق سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

تقریب آمین: مورخہ ۹ر ستمبر کو ہی بعد نماز ظہر وعصر مسجد احمدیہ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں اٹھارہ بچے و بچیوں کے ساتھ ساتھ ایک ناصر چوہدری عمر محمد صاحب بھی شامل ہوئے۔ بچوں میں محترم صدر صاحب ساندھن کے ذریعہ انعامات تقسیم کئے گئے۔ (صغیر احمد طاہر قادیان)

جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جارہے قومی یکجہتی و قومی مفاد کے کاموں کے لئے

وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کی نیک آرزوؤں کا اظہار

مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور نے یوم آزادی کے موقع پر حب الوطنی پر مبنی ایک نظم جناب وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کی خدمت میں ارسال کی جس کے جواب میں جناب ولاس راؤ دیش مکھ وزیر اعلیٰ مہاراشٹر نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے مبارکباد دی اور تحریر فرمایا کہ ''احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے آپ کے ذریعہ مہاراشٹر میں کئے جارہے قومی یکجہتی و قومی مفاد کے کاموں کے لئے نیز آپ کے روشن مستقبل کے لئے میری دلی نیک آرزوئیں''۔

ضروری اعلان

جملہ امراء کرام وصدر صاحبان و معلمین و مبلغین و دیگر احباب کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ نظامت دارالقضاء کے ساتھ اگر رابطہ قائم کرنا ہو تو درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ محترم صدر صاحب مرافعہ بورڈ کے ساتھ بھی اس پتہ پر رابطہ قائم کرسکتے ہیں: Ph. 01872-224299-220325 Fax:224299

Moblile: 9815494687, 9915602846, 9915223313

شکریہ احباب

میرے شوہر محترم سیٹھ محمد الیاس احمد صاحب احمد سابق امیر جماعت یادگیر کی وفات پر اندرون و بیرون ممالک سے متعدد احباب جماعت کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہوئے۔ سبھی کو فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں۔ اخبار بدر کے ذریعہ ان سبھی احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں نیز درخواست کرتی ہوں کہ میرے بچوں کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور اموال و نفوس میں برکت عطا کرے۔ آمین (محمودہ بیگم بیوہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی ساکن حیدرآباد دکن)

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

اہلیہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا ذکر خیر

خالد احمدیت، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی اہلیہ مکرمہ و محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ ۶ر ستمبر ۲۰۰۷ء بروز جمعرات صبح چھ بجے کے قریب بقضائے الٰہی لندن میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی تھیں اور ۱۹ر اگست ۲۰۰۷ء سے لندن کے سینٹ جارجز ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۵ سال تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کی بیٹی اور محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ، محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ و انڈونیشیا اور محترم ملک عنایت اللہ صاحب سابق صدر گارڈن ٹاؤن لاہور اور محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم خانصاحب قاضی محمد رشید خان صاحب سابق وکیل المال ثالث تحریک جدید و سابق امیر کوئٹہ، یونا راولپنڈی کی ہمشیرہ تھیں۔

آپ ۱۴ر اپریل ۱۹۱۲ء کو سرگودھا میں پیدا ہوئیں۔ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۰ء کو آپ کی شادی حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری سے ہوئی۔ یہ رشتہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ایماء پر حضرت مصلح موعودؓ کی خصوصی تحریک سے ہوا۔ جب آپ کے والد نے آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کا خط بھجوا کر رائے دریافت کی تو آپ نے جواباً لکھا کہ:

”مجھے حضرت صاحب کا حکم سر آنکھوں پر منظور ہے۔“

جب آپ کی شادی ہوئی تو اس نوجوانی کی عمر میں آپ پر حضرت مولانا کی پہلی مرحومہ بیوی کے تین بچوں، مولانا کے تین بھائیوں اور دو بہنوں کی ذمہ داری آپڑی۔ آپ نے حضرت مولانا کی والدہ کی زیر نگرانی یہ ذمہ داری بہت محبت اور خلوص سے ادا فرمائی۔

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ نے ۴۶ سال سے زائد عرصہ حضرت مولانا کی رفاقت میں گزارا اور اپنے عظیم شوہر کے ساتھ عظیم ذمہ داریوں کی بجا آوری میں بھرپور تعاون کیا اور ہر قسم کے حالات میں آپ کا ساتھ دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مرحومہ نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا۔ سالہا سال تک بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی توفیق پائی تقسیم ملک کے بعد احمد نگر میں قیام کے دوران وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کی اور احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔

مرحومہ 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔ بوقت وفات آپ برطانیہ میں قدیم ترین موصی تھیں بلکہ عالمگیر طور پر بھی آپ قدیم ترین موصیات میں دوسرے نمبر پر تھیں۔ آپ مختلف جماعتی تحریکات میں حصہ لیتیں اور غرباء کی ہمدردی کرنے کا خاص وصف رکھتی تھیں۔ بہت نیک، ہمدرد، دعا گو اور سلسلہ سے غیر معمولی وفا اور محبت کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

۱- مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد۔ واقف زندگی۔ آپ نے پاکستان کے مختلف علاقوں اور پھر لائبیریا میں خدمت دین کی توفیق پائی۔ اب ریٹائرڈ ہیں اور لندن میں مقیم ہیں۔

۲- مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد۔ آپ نے نائیجیریا اور سیرالیون کے مختلف احمدی سکولوں میں تدریس کی خدمت سرانجام دی۔ آج کل امریکہ میں مقیم ہیں۔

۳- مکرمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ۔ آپ کی شادی مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز او بی ای سے ہوئی، آپ کو اپنے خاوند کے ہمراہ مشرقی افریقہ اور طوالو کے جزائر میں قیام کرنے اور خدمت دین بجالانے کی توفیق ملی۔ ان دنوں لندن میں مقیم ہیں۔

۴- مکرم عطاء المجیب صاحب راشد۔ واقف زندگی۔ آپ کو انگلستان اور جاپان میں دعوت الی اللہ کی توفیق ملی۔ آج کل امام مسجد فضل کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ بھی واقفہ زندگی ہیں اور چھ سال تک برطانیہ میں صدر لجنہ اماء اللہ رہ چکی ہیں۔

۵- مکرمہ امۃ المجیب جاوید صاحبہ۔ لندن میں مقیم ہیں اور مسجد فضل کے حلقہ کی صدر لجنہ ہیں۔ آپ کی شادی مکرم محمد اسلم جاوید صاحب سے ہوئی جو انگلستان میں نیشنل قائد خدام الاحمدیہ اور صدر مجلس انصار اللہ رہ چکے ہیں۔

۶- مکرمہ امۃ الحکیم لطیفہ صاحبہ ربوہ میں مقیم ہیں اور لجنہ اماء اللہ ربوہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپ کی شادی مکرم منیر احمد صاحب منیب سابق پرنسپل بشیر ہائی سکول کمپالا یوگنڈا سے ہوئی جو واقف زندگی ہیں اور ان دنوں جامعہ احمدیہ کے پروفیسر ہیں۔

۷- مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ ربوہ میں مقیم ہیں۔ آپ کی شادی مکرم منصور احمد صاحب عمر واقف زندگی و سابق مربی سلسلہ جرمنی سے ہوئی جو ان دنوں پاکستان میں مربی سلسلہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

۸- مکرمہ امۃ الرفیق طاہر صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں اور ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی صدر رہ چکی ہیں۔ آپ کی شادی مکرم کریم احمد صاحب طاہر سے ہوئی جو کینیڈا میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ نے اپنے سب بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ساری اولاد مختلف رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہی ہے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی وفات مئی ۱۹۷۷ء میں ہوئی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کو اس کے بعد اپنے بچوں سے ملاقات اور ان کے پاس قیام کی غرض سے مختلف ممالک میں جانے کا موقع ملا۔ چنانچہ آپ نے نائیجیریا، لیبیا، جاپان، امریکہ، کینیڈا اور انگلستان کے سفر اختیار کئے۔ یورپ کے متعدد ممالک میں بھی جانے کا موقع ملا۔ ۱۹۸۶ء میں آپ برطانیہ آگئیں جہاں آپ کا قیام مستقلاً مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے ہاں رہا جس کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔ اس سارے عرصہ میں محترم راشد صاحب کی اہلیہ مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ نے آپ کی بھرپور خدمت کرنے کی غیر معمولی توفیق اور سعادت پائی۔

آپ کی نماز جنازہ ۹ر ستمبر بروز اتوار ظہر کی نماز سے قبل مسجد فضل لندن کے سامنے ادا کی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں لندن اور برطانیہ کی جماعتوں کے احباب و خواتین نے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔ دو اور بزرگ مرحوم خواتین کی نماز جنازہ بھی ساتھ ہی ادا کی گئی۔ نماز جنازہ سے قبل حضور انور نے اپنے دفتر میں محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کے بیٹوں، بیٹیوں، بہوؤں اور دامادوں کو اجتماعی طور پر ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ خالد احمدیت کی نشانی، اس بزرگ خاتون کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی نیک خوبیوں کو آئندہ نسلوں میں جاری کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل ربوہ ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۷ء)

پیاری امّی جان کی یاد میں

پاس اپنے بلا لیا اُن کو
قرب اپنا عطا کیا اُن کو
تھیں نشانی وہ ایک خالد کی
خُلد آشیاں بنا دیا اُن کو
جس نے پالا مجھے دُعاؤں سے
سب دُعائیں مری لگا اُن کو
وہ محبت کا اِک سمندر تھیں
مہبطِ پیار تو بنا اُن کو
دارِ فانی میں گو نہیں وہ آج
دل میں اپنے بسا لیا اُن کو
یاد آتی ہے ہر گھڑی اُن کی
دیکھتا ہوں میں ہر جگہ اُن کو
یاد میں اُن کی اشکبار ہوں میں
رحمتیں بے حساب ہوں عطا اُن کو

(عطاء المجیب راشد)

صوبائی و زونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش

بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئیں اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

تحریک جدید کے اجراء کی غرض

ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بانیٔ تحریک جدید:

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔“ (مطالبات صفحہ ۵)

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید بھارت قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16576:: میں ایچ مبارک احمد ولد حسن ابراہیم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ ویاسر پاڈی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16-4-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم نعیم احمد — العبد ایچ مبارک احمد — گواہ سلطان احمد

وصیت 16577:: میں محمد ہلال احمد نوجوان ولد محمد کریم اللہ نوجوان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ کوڈم باکم ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16-4-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم نظام الدین — العبد محمد ہلال احمد نوجوان — گواہ ٹی جے منور ابراہیم

وصیت 16578:: میں کے ناصر احمد ولد ایم خلیل احمد مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ کوڈم بکم ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16-4-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم نعیم احمد — العبد کے ناصر احمد — گواہ سلطان احمد

وصیت 16579:: میں نسرین ناصر زوجہ کے ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن چنئی ڈاکخانہ کوڈم باکم ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16-4-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاوند کی طرف سے بطور مہر 50 گرام سونا قیمت 40000 روپے۔ اپنا ذاتی زیورات 300 گرام قیمت 240000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم نظام الدین — الامۃ نسرین ناصر — گواہ کے ناصر احمد

وصیت 16580:: میں ایم رضوانہ مبارک زوجہ ایچ مبارک احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ ویاسر پاڈی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16-4-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاوند کی طرف سے بطور مہر 50 گرام سونا قیمت 40000 روپے۔ اپنا ذاتی زیورات 120 گرام قیمت 96000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم نظام الدین — الامۃ ایم رضوانہ مبارک — گواہ ایچ مبارک احمد

وصیت 16581:: میں اے پی شمنا شفیق زوجہ شفیق احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2-3-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو عدد ہار 32 گرام، کنگن ایک عدد 8 گرام۔ انگوٹھی تین عدد 8 گرام۔ بالی ایک سیٹ 4 گرام۔ کل قیمت 44356 روپے ہے۔ والدین کی طرف سے ابھی حصہ نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شفیق احمد اے — الامۃ اے پی شمنا شفیق — گواہ اے احمد شریف

وصیت 16582:: میں ساجدہ بیوی بنت احمد رشید مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28-2-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والد صاحب کی طرف سے ورثہ میں ملی تیرہ سینٹ زمین بمقام کروناگاپلی۔ ساڑھے تین سینٹ زمین بمقام کروناگاپلی۔ دونوں جائیداد کے اندازاً قیمت 1000000 روپے۔ تین لاکھ روپے جو کہ خاکسار نے اپنے رشتہ دار کی تجارت میں ڈالا ہوا ہے۔ جس کا منافعہ خاکسار کو ماہانہ ملتا ہے۔ جو کہ خاکسارہ کی آمدنی ہے۔ زیورات ہار ایک عدد 24 گرام۔ چوڑی دو عدد بارہ گرام۔ بالیاں ایک عدد چار گرام۔ کل 40 گرام سونا اندازاً قیمت 30000 روپے۔ کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی اندازاً قیمت 1330000 روپے (خاکسارہ مطلقہ ہے)۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 42000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-4-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی — الامۃ ساجدہ بیوی — گواہ ایس وی محمد فضل

وصیت 16583:: میں اے شمس الدین ولد ایم علی یارو کنجو قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 58 پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1-4-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 35 سینٹ زمین بمقام چیلکرہ سروے نمبر 53 قیمت اندازاً 70000 روپے۔ 11 سینٹ سروے نمبر 13204 بمقام کروناگاپلی۔ قیمت اندازاً 1000000 روپے۔ 28 سینٹ زمین بمقام کروناگاپلی قیمت اندازاً 500000 روپے۔ 50 سینٹ زمین بمقام وٹامکا قیمت اندازاً 600000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی انصار مہدی — العبد اے شمس الدین — گواہ ایس ریاض الدین

وصیت 16583:: میں اے شمس الدین ولد ایم علی یارو کنجو قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 58 پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1-4-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 35 سینٹ زمین بمقام چیلکرہ سروے نمبر 53 قیمت اندازاً 70000 روپے۔ 11 سینٹ سروے نمبر 13204 بمقام کروناگاپلی۔ قیمت اندازاً 1000000 روپے۔ 28 سینٹ زمین بمقام کروناگاپلی قیمت اندازاً 500000 روپے۔ 50 سینٹ زمین بمقام وٹامکا قیمت اندازاً 600000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی انصار مہدی — العبد اے شمس الدین — گواہ ایس ریاض الدین

بنگلہ دیش میں تباہ کن سیلاب ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک

بنگلہ دیش کے حالیہ تباہ کن سیلاب میں مرنے والوں کی تعداد 1023 ہوگئی ہے اور 25 لاکھ افراد بے گھر ہوئے ہیں یا پھر سیلاب کے پانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سرکاری فلڈ سنٹر کے حوالے سے میڈیا کی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ برہمپتر اور گنگا خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں جس سے پشتے ٹوٹ رہے ہیں اور ہزاروں مواضعات غرقاب ہو رہے ہیں 20 لاکھ ایکڑز میں پرکھڑی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔

14 کروڑ سے زائد آبادی والے ملک بنگلہ دیش نے عطیہ دہندہ ایجنسیوں سے 15 کروڑ ڈالر کی ابتدائی مدد طلب کی ہے جبکہ خوراک اور طبی ضروریات کیلئے 6 کروڑ ڈالر کا وعدہ کیا جاچکا ہے۔ وزارت زراعت کے مطابق سیلاب میں کم از کم 29 کروڑ ڈالر کی فصل تباہ ہوگئی ہے۔ بنیادی ڈھانچہ اور مکانات کو ہونے والے نقصانات کا ابھی تخمینہ نہیں لگایا جاسکا ہے۔☆

افغانستان میں خودکش بمباری اپنے ریکارڈ کی طرف گامزن

افغانستان میں سن 2007ء میں خودکش بمباری ایک ریکارڈ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس سال جنوری سے لے کر اگست آخر تک آٹھ ماہ میں جنگجوؤں کی طرف سے 103 خودکش حملے ہوچکے ہیں جبکہ سال 2006ء کے پورے سال میں 123 خودکش حملے ہوئے تھے افغانستان میں 6 سال پہلے خودکش حملہ کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا لیکن 2001ء میں القاعدہ کے ایک سرگرم رکن نے طالبان کے مخالف کمانڈر احمد شاہ مسعود کو قتل کردیا تھا یہ واقعہ گیارہ ستمبر کو امریکہ پر حملہ سے پہلے ہوا تھا۔ افغانستان میں اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی ٹام کوئنگز نے اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ سال کے آخر تک خودکش حملوں کی تعداد 123 سے زیادہ ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ باغیوں کا خودکش حملے ایک اہم ہتھیار ہیں۔ 2006ء میں خودکش حملوں سے 305 افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ 2007ء کے پہلے چھ مہینوں میں 183 افغانی باشندے مارے گئے ہیں جن میں 121 شہری تھے حالانکہ ان حملوں کا نشانہ سرکاری افسروں، سیکورٹی فورسیز اور غیر ملکی فوجیوں کو بنایا جاتا ہے۔ افغانستان میں گزشتہ 19 مہینوں کے دوران 7000 سے زیادہ لوگ ہلاک ہوچکے ہیں۔ 2001ء میں امریکی حملے کے بعد یہ تعداد سب سے زیادہ ہے۔☆

بھارت میں غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد 24 کروڑ سے تجاوز

بنارس ہندو یونیورسٹی میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے معاشی مشاورتی کونسل کے ممبر جی کے چڈھا نے کہا کہ بھارت میں غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد 24 کروڑ سے تجاوز کرگئی ہے۔ ہندوستانی معیشت 9 فیصد شرح نمو سے ترقی کررہی ہے۔ اور اگر ملکی معیشت اسی رفتار سے ترقی کرتی رہی تو 2035 تک وہ دنیا کی تیسری بڑی معیشت بن جائے گی تاہم انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ مستقبل کی بڑی معاشی قوت کی آبادی کا ایک تہائی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ انہوں نے پسماندہ اور نظرانداز کئے گئے طبقات کی حالت اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ انہیں معاشی ترقی کے فوائد میں شریک کیا جائے انہوں نے کہا کہ 2025 تک دنیا میں طاقت کے توازن میں تبدیلی آئے گی اور چین عالمی طاقت کا دوسرا بڑا مرکز بن جائے گا جبکہ 2035 تک ہندوستان معاشی استحکام کی بدولت دنیا کی تیسری بڑی طاقت کی حیثیت حاصل کرلے گا۔☆

چین میں رواں سال کے آٹھ ماہ میں 61 ہزار سے زائد افراد حادثاتی اموات کا شکار

چین میں رواں سال جنوری سے اگست تک 61 ہزار سے زائد افراد کام کے دوران حادثاتی اموات کا شکار ہوئے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق رواں سال کے آٹھ ماہ میں چین میں بڑے پیمانے پر صنعتوں، کانوں، اور فیکٹریوں میں کام کے علاوہ سڑک اور دیگر حادثات میں 61 ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ حادثات کی یہ شرح 21.9 فیصد اور اموات کی شرح 13.8 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ ان تعداد کا اعتراف پیداواری تحفظ کے حوالے سے قومی ریڈیو اور ٹیلی فون کانفرنس میں کیا گیا۔ ریاستی کونسلر اور رہائشی کونسل کے سیکرٹری جنرل نے بھی کانفرنس میں شرکت کی جس میں حادثات اور واقعات سے متعلق موجودہ اور آنے والے وقت کے لئے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے یکم سے 7 اکتوبر تک ایک ہفتہ قومی سطح پر یوم امن کو یقینی بنانے کیلئے متعلقہ محکموں کے ذمہ داران کو مسلسل معائنہ اور بڑے حادثات پر قابو پانے کے لئے اقدامات کی ہدایت کی۔☆

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر، 24.8.07)

دنیا میں مسلح معاشروں میں امریکہ نمبر ایک پر ہے

دنیا میں امریکہ مسلح معاشروں میں پہلے اور بھارت دوسرے نمبر پر ہے۔ امریکی معاشرے میں ہر 100/افراد میں سے 90 جبکہ بھارت میں ہر 100/افراد میں 4 افراد ہتھیار رکھتے ہیں۔ جینوا سے جاری ہونے والی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر 100 افراد میں سے 90 کے پاس اسلحہ ہونے کی وجہ سے امریکی معاشرہ دنیا کا مسلح ترین معاشرہ بن چکا ہے۔ جینوا کے گریجوایٹ انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل سٹڈیز کے 2007ء میں کئے گئے سروے کے مطابق دنیا کے کل 878 ملین مسلح افراد میں سے 270 ملین امریکی مسلح شہریوں کی تعداد شامل ہے جبکہ دنیا میں ہر سال بنائی جانے والی 8 ملین گنوں میں سے 4.5 ملین امریکی شہری خریدتے ہیں۔ اگر ان گنوں کو پوری دنیا کی آبادی پر تقسیم کردیا جائے تو ایک گن ہر 7/افراد کے لئے بنتی ہے۔ چین مسلح معاشروں میں تیسرے نمبر پر ہے جہاں 40 ملین افراد کے پاس پرائیویٹ اسلحہ ہے جو ہر 100/افراد کے پاس تین گنیں بنتی ہیں۔ جرمنی، فرانس، پاکستان، میکسیکو، برازیل اور روس کا مسلح معاشروں میں چوتھا نمبر ہے۔☆

پنجاب میں نشے کا کاروبار سنگین صورتحال اختیار کرچکا ہے
65 فیصد نوجوان نشے کے عادی

پنجاب بھر میں پولیس منشیات کے ناجائز کاروبار کو روکنے کے لئے بڑے پیمانے پر یہ کاروبار کرنے والوں کو گرفتار کررہی ہے اور بڑی مقدار میں منشیات سمیت نشہ دینے والی ڈرگز پکڑنے کا دعوی کررہی ہے لیکن اس کے باوجود پنجاب میں نشوں کا کاروبار رکنے کی بجائے دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے اور نوجوان طبقہ نشوں کی بدعت کا شکار ہوتا جارہا ہے اس وقت ایک سروے کے مطابق 65 فیصد سے زائد نشوں کے عادی ہوچکے ہیں۔ لیکن سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ مغربی ممالک تو نشوں کے استعمال سے توبہ کررہے ہیں جبکہ بھارت میں یہ کاروبار بہت تیزی سے پھیلتا جارہا ہے۔

حالات بہت ہی سنگین اور تشویشناک ہیں۔ بڑے شہروں میں یہ دھندہ کروڑوں میں چل رہا ہے زیادہ تر شکار امیر خاندان کے نوجوان ہیں جبکہ چھوٹے شہروں میں تو کچھ خاص بستیاں پوری کی پوری ہی نشوں کی گرفت میں ہیں اور ان بستیوں میں لڑکے ہی نہیں بلکہ نشوں کی شکار لڑکیاں بھی ہیں اور نشوں کے اس بزنس میں عورتیں بھی ملوث ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پنجاب میں سرکار جو گیہوں کی خرید کرتی ہے اس کا سالانہ بجٹ 47 ہزار کروڑ روپے ہے جبکہ منشیات کا بزنس پنجاب میں لگ بھگ 60 ہزار کروڑ روپے کا ہے اور اس کاروبار میں ملوث زیادہ تر سیاسی لوگ ہیں جو اپنی سیاسی اثر و رسوخ کا فائدہ اٹھا کر یہ دھندہ چلا رہے ہیں۔

ضلع گورداسپور میں لگ بھگ 65 فیصد نوجوان نشوں کے عادی ہیں اور کچھ ڈھابے والے اس کاروبار کے لئے بہت ہی مشہور ہیں۔ ضلع گورداسپور کی ایک بستی جس میں بیشتر غریب خاندان رہتے ہیں تقریباً پانچ سو سے زائد نوجوان نشوں کی بدعت کی گرفت میں ہیں۔ گزشتہ تین ماہ میں اس ضلع سے نشوں کا دھندہ کرنے والے تقریباً پانچ سو لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان ملزمین میں سے تقریباً 40 فیصد عورتیں نشوں کا کاروبار کرتی پکڑی گئی ہیں جس سے ظاہر ہے کہ نشوں کے بیوپاریوں نے عورتوں کو بھی اس میں ملوث کرلیا ہے۔ چھوٹی سطح کے سمگلر تو پکڑے جارہے ہیں لیکن آج تک ضلع اور صوبہ میں کسی بڑی مچھلی کو پولیس گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہے جبکہ یہ دھندہ اس وقت کروڑوں میں چل رہا ہے۔ دوسری جانب جس طرح یہ مسئلہ اب کالجوں سمیت دوسرے تعلیمی اداروں میں اپنے پاؤں پھیلا رہا ہے اس سے آنے والے وقت میں حالت زیادہ خطرناک ہوسکتی ہے۔☆

امریکہ کے پاس دنیا کا سب سے طاقتور ترین بم

سابق امریکی جنرل تھامس میکن زی نے دعوی کیا ہے کہ امریکہ کے پاس دنیا کا سب سے طاقتور ترین سپر بم موجود ہے۔ 14 ٹن وزنی بم 80 میٹر کی گہرائی تک سب کچھ بھسم کردیتا ہے۔ ایران کے پاس کوئی ایسی ٹیکنالوجی نہیں جو امریکہ کو ایران میں کہیں بھی وار کرنے سے روک سکے۔ تھامس میکن زی نے کہا کہ امریکہ کے پاس 30 ہزار پونڈ (14 ٹن) وزنی بم موجود ہے اور اس بم کو طیارے سے کہیں بھی گرایا جاسکتا ہے یا وار ہیڈ کے ذریعہ مقررہ ہدف تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس سے قبل روس نے 8.5 ٹن وزنی ویکیوم بم کا کامیاب تجربہ کیا تھا جبکہ روس کا دعوی تھا کہ ویکیوم بم سے زیادہ طاقتور بم کسی ملک کے پاس موجود نہیں۔ امریکی جنرل نے کہا کہ امریکی اعداد و شمار کے مطابق دنیا کے 70 ممالک میں 1400 سے زائد زیر زمین مقامات پر وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار اور بیلسٹک میزائل سمیت خطرناک اسلحہ ذخیرہ کیا گیا ہے۔☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 Thursday 11th october 2007 Issue No. 41

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين٥ الرحمن الرحيم٥ مالک يوم الدين٥ اياک نعبد واياک نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين٥ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ:::** اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ::: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9)

ترجمہ::: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ::: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ **ترجمہ:::** میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ::: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **ترجمہ:::** اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ضروری اعلان بسلسلہ انعامی مقالہ جات خلافت جوبلی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہندوستان کے خدام، انصار، لجنہ، ناصرات و اطفال اور مبلغین اور معلمین کے لئے الگ الگ عناوین مقرر کر کے انعامی مقالہ جات لکھنے کی تحریک کی جا چکی ہے اور مذکورہ جملہ طبقات کی سہولت کے لئے مقالہ جات مرکز تک پہنچانے کی میعاد میں توسیع کرتے ہوئے ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۷ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اب تک بہت کم تعداد میں مقالے موصول ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے کے موقعہ پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں نمائندگان کے ساتھ ایک ملاقات میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جماعت سے کم از کم دو افراد خلافت کی اہمیت و برکات کے مضمون پر اچھی طرح معلومات رکھنے والے تیار ہو جائیں۔ لہٰذا بڑی جماعتوں میں تو ہر طبقے میں سے کم از کم دو دو افراد کو ہی ضرور اس مقابلہ میں شامل کرنا چاہئے۔ اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کو بالخصوص اپنی تنظیم کے ممبران کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

مبلغین اور معلمین کرام کی بھی اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک کو اس اہم مضمون پر کافی عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا اس سلسلہ میں جملہ عہدیداران خصوصی توجہ کریں اور معین اطلاع دیں کہ اس کی کوششوں کے کیا نتائج نکل رہے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ، صدر جوبلی کمیٹی بھارت)

ضروری اعلان بسلسلہ خلافت جوبلی ۲۰۰۸ء

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ انشاء اللہ مئی ۲۰۰۸ء میں جماعت احمدیہ کی خلافت حقہ پر سو سال مکمل ہونے پر صد سالہ جوبلی منائی جائیگی اور دنیا کے ہر ملک کے ساتھ ہندوستان میں بھی مختلف پروگرام منعقد کئے جائینگے اس تعلق میں ملک بھر کے طول و عرض میں پھیلے احباب جماعت نے اس کار خیر میں شامل ہونے کے لئے وعدہ جات کئے ہوئے ہیں بعض دوستوں نے اپنے وعدے مکمل کر دیئے ہیں لیکن بعض کی طرف سے ابھی ادائیگی ہونی ہے۔

اب چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے اس لئے تمام احباب جماعت سے گذارش کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا جائزہ لے کر جلد ادائیگی مکمل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کے اموال و نفوس میں برکت عطا کرے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان